یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۳۵

اخبار اہلحدیث امرتسر

ہمارا مذہب ہے کہ اصل دین آمد کلام اللہ المعظم / پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم / دستور العمل ہے

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک کٹڑہ بھائی

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ - شعبان ۱۳۲۱ھ
۱۳ - نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
روساو جاگیرداروں سے " " سے
عام خریداران سے " " عہ
" " ششماہی عـ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۱ - جمادی الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۳۰ - جون ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (حق ہے یہی خلیفہ حق چاریار ہیں) ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۱
خاکساری تحریک ص۳ - مرزا صاحب کا اعجاز ص۴
کیا مرزا صاحب عام علماء کی طرح تھے ؟ - ص۴
اہل حدیث کانفرنس کے استحکام کے متعلق میری تائید ص۵
کنوز العارفین بجواب فیوض العارفین - ص۶
بہرائچ کے عرس سالار غازی میں کیا دیکھا۔ ص۷
قابل توجہ اہل علم حضرات - - - ص۸
ایک مسیحی دوست کے نام کھلی چٹھی - - ص۹
شکوۂ اسلام (نظم) ص۱۱ تعیین عصر میں اختلاف ص۱۱
آفتاب کے طلوع و غروب کا حساب - ص۱۲
فتاویٰ ص۱۳ - متفرقات - - ص۱۴
ص۱۵ - اشتہارات - ص۱۷-۲۰

حق ہے یہی خلیفہ حق چاریار ہیں

(از محمد یٰسین صاحب شمشاد محمدی الطوی مدرسہ فیض عام مئو ضلع گڈھ)

مدح خواں جس کا ہے اللہ خیر امۃ سے سدا
تم ہو بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ چاریار

کاملِ صدیقؓ سے کیونکر نہ شرمائے ذکاء
آپ ہی پر شمس ایماں جب ہوا پہلے نثار

کیوں نہ ہوں صدیقؓ پر اسلام کے شیدا فدا
امتِ احمدؐ کی رب نے جسکو دیدی تھی مہار

مست ہیں صہبائے مدحت سے حنادل للّٰہنا
شوق قربانی کو اک میں ہے دیکھو آشکار

ہم تھے غافل راح مینائے ثنائے چاریار
محفل رنداں میں لاکر رکھ دیا ساغر شرار

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

(ہفتہ ۲۶-جون ۱۹۳۹ء)

——امرتسر شہر میں ۲۳ جون کو صبح اور ۲۵ جون کی صبح کو بارش ہوئی۔

——بلدیہ امرتسر کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۰ تا ۲۳ جون شہر امرتسر میں ۱۴۹ بچے پیدا ہوئے اور ۱۵۵ اموات ہوئیں۔

——حسب قواعد بلدیہ موجودہ پریزیڈنٹ صاحب بلدیہ امرتسر کے بعد آئندہ سکھ ممبروں میں سے صدر منتخب ہونا تھا۔ چنانچہ سردار رام سنگھ نام کرودھیا کانگرسی کثرت آراء سے آئندہ ایک سال کے لئے سکھ پریزیڈنٹ منتخب ہوئے ہیں۔

——حکومت پنجاب نے ایک سال کے لئے قانون تحفظ والیان ریاست کی دفعہ ۴ تا ۷ نافذ کر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے خاص اختیارات تفویض کر دیئے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ والیان ریاست کے خلاف کسی قسم کی شورش وغیرہ نہ کی جائے۔

——حیدر آباد دکن میں جماعت خاکساران کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔

——ریاست بہاولپور میں جو شورش ہوئی تھی وہ ختم ہو گئی ہے۔ نواب صاحب بہاولپور نے تمام گرفتار شدگان کی رہائی کے احکام جاری کر دیئے ہیں برطرف شدہ ملازموں کو معافی مانگنے پر دوبارہ ملازمت پر بحال کر دیا جائیگا۔ جماعت حزب اللہ کو خلاف قانون قرار دیدیا گیا ہے۔

——شیعوں کی طرف سے تبرا ایجی ٹیشن بدستور جاری ہے۔

——گورنر پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ شہر لاہور کی حدود میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۸۸ کے ماتحت ارتکاب جرم قابل دست اندازی پولیس ہوگا۔ یہ حکم کسان سول نافرمانی کے سلسلہ میں صادر کیا گیا ہے۔

——گورنر صوبہ اڑیسہ نے قانون ساہوکاران کی منظوری دیدی ہے۔

——سی پی گورنمنٹ نے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو خاص اختیارات دیئے ہیں کہ اگر کوئی فرقہ پرست لوگوں کو اشتعال دیتا ہوا پایا جائے تو اس پر فوراً مقدمہ چلایا جائے۔

——ایسٹ انڈیا ریلوے نے لائن کے حادثات کے سدباب کے لئے ایڈیشنل پولیس بھرتی کی ہے۔

——حکومت عدن نے شراب نوشی کی قطعاً ممانعت کر دی ہے۔ اس کی خلاف ورزی کرنیوالے کو آٹھ ماہ قید سخت یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔

——ترکی اور فرانس کے مابین ایک اہم معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے اسکندرونہ حکومت ترکی کو واپس کر دیا گیا ہے۔

——ماسکو سے ایک اعلان شائع ہوا ہے کہ روس اور چین کے درمیان تجارتی معاہدہ طے ہوا ہے۔

ناظرین مطلع رہیں

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر

حساب دوستاں

شائع کیا جاتا ہے۔ اس کو ایک بار ضرور ملاحظہ کر لیں

حافظ آباد کے جلسہ مورخہ ۱-۲ جولائی کا داعی میں نہیں ہوں۔ (نذیر احمد از حافظ آباد)

ہم دونوں کے نام لکھے ہیں مگر ہم مدعو نہیں۔

ابوالوفاء - عبداللہ معمار

——جاپانی حکومت نے برطانوی قونصل جنرل مقیم تین سین کے روبرو اپنے مطالبات پیش کر دیئے ہیں مثلاً برطانوی علاقہ کے دہشت انگیزوں اور کمیونسٹوں کو جلد سے جلد جاپان کے حوالے کر دے۔ جاپان کی کرنسی پالیسی سے برطانیہ تعاون کرے۔ برطانوی علاقہ میں جو چینی بنک ہیں جاپانیوں کو ان کی تلاشی لینے کا اختیار ہو۔ جاپانی حکومت کے خلاف تمام سرگرمیاں فوراً بند کر دے وغیرہ وغیرہ۔

——حکومت ترکیہ نے گندم۔ جو اور مکی وغیرہ اجناس کی برآمد بالکل قانوناً ممنوع قرار دیدی ہے۔

مختصر رپورٹ

اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ ۱۸۷۴ء سے قائم ہے۔ اس کی سالانہ رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ ۱۹۳۸ء میں اس کمپنی نے اپنے کام میں تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپیہ کا اضافہ کیا ہے۔ کمپنی اپنا کام نہایت دیانت داری، محنت اور جانفشانی سے کر رہی ہے۔ اس کے سرمایہ کا معتدبہ حصہ گورنمنٹ سیکورٹیز کی صورت میں محفوظ ہے۔ سال زیر تبصرہ میں تقریباً چوبیس کروڑ روپیہ کا کاروبار کیا۔ کلیمز کی ادائیگی بھی نہایت معقول طریق پر کی۔ غرضیکہ یہ کمپنی ہر پہلو سے مفید ہے۔ مزید معلومات کے لئے ہیڈ آفس بمبئی یا مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:-

سردار دولت سنگھ صاحب بی۔ اے۔ برانچ سیکرٹری اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس آفس۔ نیشنل بنک بلڈنگ ہال بازار امرتسر (پنجاب)

تلاش گم شدہ

میرا لڑکا بنام حافظ محمد سعید مسجد قدس امرتسر سے بغیر اجازت کہیں چلا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو برائے مہربانی بذریعہ ڈاک مجھے پتہ دے یا اس کو میرے پاس لے آئے۔ کرایہ وغیرہ جو خرچ ہوگا دیدیا جائیگا۔ حلیہ مندرجہ ذیل ہے قد لمبا۔ رنگ گورا۔ پیشانی پر پھوڑے کا نشان۔

نوٹ:- اجنالہ سے تین میل کے فاصلہ پر مغرب کی طرف کمیر پور ہے۔

(مولوی خدا بخش کمیر پور۔ ڈاکخانہ اجنالہ ضلع امرتسر)

جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کے لئے از مولانا حاجی یونس خان صاحب ملک پور ۶ر۔

غریب فنڈ میں از فتویٰ فنڈ ۵ر

——حکومت اٹلی نے جنرل فرینکو کی تجویز پر سپین میں اسلحہ سازی کا ایک زبردست کارخانہ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کا انتظام جرمن فرم کے سپرد ہوگا۔

——جنرل فرینکو نے فریق مخالف کے دس لاکھ اشخاص کو اس وقت جیل خانہ میں بند کر رکھا ہے ان میں اکثر بلا مقدمہ محبوس ہیں۔

آثار المتبوعہ لرد اعلام المرفوعہ۔ ایک مجلس کی تین طلاقیں ہیں؟ اور اہل حدیث کا مسلک۔ قیمت ۸ر پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۱۔ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ

خاکساری تحریک

یہ تحریک عرصہ سے جاری ہے۔ مگر ہم نے اس پر کبھی خاص توجہ نہ کی۔ حالانکہ اسلامیان ہند میں اس کی وجہ سے ایک حرکت پیدا ہو چکی ہے۔ ہماری خاموشی اس وجہ سے تھی کہ ہم کو بانیٔ تحریک سے یہ معلوم ہوا تھا کہ میرے کتابی خیالات و مقالات اس تحریک سے بالکل الگ ہیں، یہ تحریک صرف فوجی تحریک ہے دگر ہیچ۔ اس لئے ہم نے یہ کہہ کر خاموشی اختیار کر لی کہ یہ تحریک بانی کے کتابی خیالات سے الگ کر کے ایک قسم کی ورزش (کبڈی) ہے دگر ہیچ۔ مگر اب بانی تحریک نے ترقی کر کے اپنے چہرے سے پردہ اٹھا دیا ہے۔ اس لئے احباب کرام کے توجہ دلانے سے ہم متوجہ ہوئے ہیں۔ امید ہے کہ یہ توجہ گذشتہ خاموشی کی تلافی کر دیگی۔ انشاءاللہ

تعارف بانی تحریک خاکساراں ماسٹر عنایت اللہ صاحب کو میں اس وقت سے جانتا ہوں جس وقت سے انہیں کوئی نہ جانتا ہوگا۔ عام ناظرین کے افادہ کے لئے واقعات پیش کرتا ہوں۔

بانی مذکور کے والد منشی عطا محمد مرحوم بٹالہ کے تدگر خاندان سے تھے لڑکپن ہی میں امرت سر آ گئے یہاں ہی پڑھے نوکر ہوئے۔ کلرک آف دی کورٹ تک پہنچ کر پنشنر ہوئے۔ منشی صاحب موصوف کو بوجہ بعض خاص ہوس تھے۔ اسی بناء پر ایک دفعہ تشریف لائے فرمایا عنایت اللہ (بانی تحریک خاکساراں) نے ولائت سے "دیوان حسان" طلب کیا (جو امرتسر لاہور وغیرہ میں نہیں ملتا تھا) آپ کے پاس ہو تو مستعار عنائت کیجئے۔ میں نے مراسم کے لحاظ سے یہ درخواست معمولی جان کر کتاب دیدی جو بعد استعمال انہوں نے واپس کر دی۔ ماسٹر عنائت اللہ صاحب ولائت اور مصر میں گئے تھے۔ ولائت اور مصر چونکہ ہندوستان کی نسبت مغرب میں ہیں اور ہندوستان مشرق میں۔ اس لئے آپ نے ان ممالک میں اپنے نام کے ساتھ "مشرقی" کا اضافہ کیا۔ آپ کے والد عقیدۃً سرسید احمد خان علیگڈھی مرحوم کے معتقد ہونے کی وجہ سے حدیث کی حجت شرعیہ سے منکر تھے۔ اسی بناء پر آپ نے مرزا صاحب قادیانی کو ایک خط لکھا تھا کہ صرف قرآن شریف سے اپنی مسیحیت موعودہ کا ثبوت مجھے بتائیے۔ جسکے جواب میں مرزا صاحب نے کتاب "شہادۃ القرآن" لکھی۔ بانی تحریک (ماسٹر عنائت اللہ صاحب) بھی پدری اثر سے متاثر ہونے کی وجہ سے حدیث نبوی کو حجت شرعیہ بلکہ تفسیر بھی نہیں مانتے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

"حدیث کے شیدائی اس قرآن کی کسی ایک آیت کو صحاح ستہ سے بے نیاز نہیں سمجھتے مگر اس کا اپنا فیصلہ او لیس کفھم اور الکمیلت لکم دینکم اور فبای حدیث بعدہ یؤمنون اور اس کے ایک سچے شیدائی (حضرت عمرؓ) کا فیصلہ حسبنا کتاب اللہ ہے اس کو لغت کا محتاج سمجھتے ہیں مگر سمجھنے والے اور نص پر ٹھیٹ عمل کرنے والے دو سو برس تک اس کو لغت کے بدون سمجھتے رہے × × اس کے آگو مال پہلی کئی متصل قرون سے وہی لوگ رہے ہیں جو اعمال خدا اور فطرت کے علم سے فی الجملہ نابلد اور یقینیات سے اکثر متنفر ہے × × وہ (قرآن) آپ صحیح معنوں میں اپنی تفسیر ہے۔ وہ سب انسان کی بنائی ہوئی اور قابل بدل لغات سے مستغنی ہے۔ اس کی اپنی اور ناقابل تغیر لغت خود اسی کے اندر ہے"

(تذکرہ حصہ اردو ص $\frac{۳۶}{۴۷}$)

مجیب اس اقتباس سے تین باتیں ثابت ہوتی ہیں (۱) قرآن مجید اپنی تفسیر اور تفہیم میں کسی حدیث نبوی کا محتاج نہیں۔ (۲) قرآن مجید کسی لغت کا محتاج نہیں ہے۔ (۳) قرآن مجید کی تفسیر خود اسکے اندر ہے۔

نوٹ (قرآن کو کوئی محتاج نہیں کہتا۔ ہاں قرآن سمجھنے کے لئے ہم لغت اور عربی صرف و نحو کے محتاج ہیں) یہ تین اصول ہیں۔ جن پر بانیٔ تحریک خاکسار کی تصنیف اور عقائد کا سارا مدار ہے۔ حدیث کے منکر تو اور لوگ بھی ہوئے ہیں اور آج بھی ہیں۔ مگر قرآن فہمی کے لئے لغت اور محاورات عرب کا انکار آج تک کسی نے نہیں کیا تھا۔ نہ ہو سکتا ہے۔

ناظرین! آپ حیران نہ ہوں مشرقی صاحب اپنے قول پر عمل کرنے میں پس وپیش نہیں کیا کرتے جس کا نمونہ آپ کے الفاظ میں یہ ہے:۔

کفی اللہ المؤمنین القتال۔ مؤمن کیلئے صرف یک عمل کفائت کرتا ہے یعنی سپاہی بن کر لڑنا ہے۔ (قول فیصل صفحہ آخر)

اس ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی صاحب کے خیال میں آیت موصوفہ میں القتال فعل کفی کا فاعل ہے۔ اگر کوئی طالب علم سوال کرے کہ فاعل مرفوع ہوتا ہے القتال تو منصوب ہے اور اللہ مرفوع ہے تو اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اس قسم کے سوالات کی ...

(۶۷۳)

کے مطلق تابع نہیں ۔ جل الاعوذ بتلا کہ قرآن لغت اور قواعد عربیہ کا محتاج نہیں ۔ بس بحث ہو تو ہم جو چاہیں کریں تم کون ۔

حضرات! ہماری جرأت دیکھئے کہ باوجود بندش کے ہم مشرقی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ آیت الحمد للہ اور قل ھو اللہ احد کے معانی بتانے میں لغت کی پابندی ہونی چاہئے یا نہ اور آیت اِنَّ اللّٰہَ بَرِیٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ میں رسول پر رفع پڑھنا ضروری ہے یا رفع اور جر دونوں جائز ہیں۔ اور کیا جر پڑھنے کی صورت میں کسی قسم کی غلطی تو لازم نہ آئے گی۔ اگر غلطی کا اقرار ہو تو بتایا جائے کہ کس علم کے ماتحت غلطی ہے۔ علی ہذا القیاس اِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰہٖمَ رَبُّہٗ میں ابراہیم پر رفع پڑھنا جائز ہے یا نہ۔ اگر ہے تو معنی میں کوئی خرابی تو نہیں آئے گی۔ لغت اور علم صرف و نحو تو سب بیکار ٹھیرے۔ کسی اور علم سے غلطی کا ثبوت دیجئے

طلباء مدارس، سکولز اور کالج ہمارے سوال کو گوش ہوش سے سنیں اور نظر دقیق سے دیکھیں کہ کسی انگریزی کتاب کا اُردو میں ترجمہ یا اُردو کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کے لئے ڈکشنری اور گرامر کی ضرورت ہوتی ہے یا نہیں۔ اور یہ کہ کسی ترجمے کی صحت کا معیار اس زبان کے محاورات ہیں یا نہیں۔

ناظرین کرام! یہ ہے ان صاحب کا بنیادی پتھر۔ جس پر آئندہ آپ عمارت رفیع قائم کریں گے۔ جس کی بابت یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج (باقی)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
رحمۃ اللعالمین کی سیرت طیبہ مستند حالات۔

یہ اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور دیگر مدارس کے نصابات میں داخل ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول عہ دوم عہ سوم عہ۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

قادیانی مشن
مرزا صاحب کا کھلا [illegible]
بذریعہ طاعون

ہماری رائے سے کوئی صاحب متفق ہوں یا نہ ہوں ہم علی وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ جماعت مرزائیہ مذہبی گفتگو میں کبھی خاموش نہیں ہو سکتی۔ اس میں بڑا کمال یہ ہے کہ جس بات میں مغلوب ہو اسی کو اپنے لئے باعث غلبہ بتاتی ہے۔ خاصکر وہ واقعات جن پر کچھ لمبی مدت گذر گئی ہو ان میں تبدیلی کر دینا تو ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ آج ہم اس کی کچھ تفصیل کرتے ہیں۔

گذشتہ طاعون کے ایام میں مرزا صاحب نے تین پیشگوئیاں شائع کی تھیں۔ ایک قادیان کی حفاظت کے متعلق۔ دوسری اپنے گھر کی حفاظت کے متعلق۔ تیسری عام مریدوں کی حفاظت کے متعلق۔

اخبار الفضل ۱۸۔ جون سنہ رواں میں ان پیشگوئیوں کو مرزا صاحب کی صداقت کا معیار بتایا گیا ہے۔ واہ رے مریدانہ عقیدتمندی! مشہور مقولہ

پیر من خس است اعتقاد من بس است

انہی لوگوں پر صادق آتا ہے۔

قادیان کی حفاظت کے متعلق جو پیشگوئی تھی اس کی تردید تو مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی میں خود ہی کر دی اور الفضل نے بھی تسلیم کر لیا کہ قادیان میں طاعون پڑی تھی۔ (الفضل مذکور ص۳ کالم ۳)

دوسری پیشگوئی جو اپنے گھر کی حفاظت کے متعلق تھی وہ بھی صراحۃً جھوٹی نکلی۔ جسکو الفضل نے بہت بڑی شریف قوم کی طرح چھپا لیا۔ جس نے دربار رسالت میں آیت رجم کو چھپا لیا تھا۔

مرزا صاحب نے صاف الفاظ میں بتا دیا تھا کہ چار دیواری سے مراد چونے اور اینٹوں کی دیواریں نہیں ہیں بلکہ ملحقہ اور اطاعت مراد ہے۔ (کشتی نوح) یعنی میرے مرید جہاں کہیں بھی ہوں وہ میری چار دیواری میں ہیں وہ طاعون سے محفوظ رہیں گے۔

تیسری پیشگوئی جو عام مریدوں کے متعلق تھی اس کی تکذیب تو ایسی ہوئی کہ مرزا صاحب کو اعلان کرنا پڑا کہ ہمارے مریدوں میں سے جو طاعون سے مریگا وہ شہید ہوگا۔ چنانچہ خود قادیان میں اخبار البدر کا اڈیٹر محمد افضل طاعون ہی سے مرا۔ محمد یامین ساکن منصوری بھی طاعون سے مرا۔ اسی طرح اور جگہ امرتسر وغیرہ میں ہوا۔ جب مرزائی لوگ بقول مرزا صاحب طاعون سے شہادت پانے لگے تو مرزا صاحب نے قادیانی اخبارات کے ذریعے اپنے مریدوں کو ان کی جنازہ خوانی کے سلسلہ میں ہدایات جاری کیں کہ چارپائی سے دور ہٹ کر دعا کرو۔ (فتاوی احمدیہ)

مختصر یہ ہے کہ مرزا صاحب کی یہ تینوں پیشگوئیاں حرف غلط کی طرح بالکل غلط ثابت ہوئیں۔ (تفصیل کے لئے دیکھو رسالہ الہامات مرزا[1])

کیا مرزا صاحب عام علماء کی طرح تھے؟
(حاشا و کلا)

شیخ عطار مرحوم نے نفس انسانی کے متعلق جو شعر لکھے ہیں جو قابل شنید ہیں۔ فرماتے ہیں ؎

چوں شتر مرغ شناس این نفس را
نے کشد بار و نے پرد در ہوا
چوں بپر گوئیش گوید اشترم
ور نہی بارش بگوید طائرم

یعنی انسان کا نفس اور شتر مرغ کی طرح ہے اگر تم اس کو اڑنے کے لئے کہو تو کہتا ہے میں اونٹ ہوں اگر اس پر بوجھ لادو تو کہتا ہے کہ میں پرندہ ہوں

[illegible]

[1] قیمت ۲ محصول ۱؎ دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

یہ دو شعر مضمون قلندر رنگ میں جس مطلب سے لکھے گئے ہیں اس میں مولوی عبدالحق صاحب کے علاوہ قادیانی تحریک بھی پوری طرح چسپاں ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی کو یہاں تک بڑھا کر دکھایا گیا ہے کہ ان کے زمنی منصب کا انکار بھی کفر قرار دیا گیا ہے۔ (اخلاق

اور جب معترضین کی طرف سے مرزا صاحب کے اخلاق فاضلہ پر اعتراض ہوتے ہیں تو جواب میں کہا جاتا ہے کہ آج کل کے علماء بھی تو ایسے ہی ہیں۔ ان کا کیا موجب ہے کہ مرزا صاحب پر اعتراض کریں۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ ۹ جون کے اہلحدیث میں ایک مضمون بعنوان "مصلح اور مامور اخلاقی لحاظ سے بہت بلند ہوتا ہے" شائع ہوا تھا جو دراصل مولوی محمد علی صاحب لاہوری احمدی کے جواب میں تھا۔ جنہوں نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ مرزا صاحب ایک بہت بلند اخلاق کے انسان تھے۔ ان کے جواب میں ہم نے مرزا صاحب کے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھایا تھا کہ آپ اپنے مخالفوں کو حرام زادے، یہودی خصلت اور کتے وغیرہ الفاظ سے یاد کرتے تھے۔ پھر بطور دفع دخل مقدر کے ہم نے خود ہی لکھ دیا تھا کہ علماء بھی بعض دفعہ ایسے الفاظ ایک دوسرے کے حق میں لکھ دیا کرتے ہیں یہ کوئی سند نہیں ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب مسیحیت اور مہدویت اعلیٰ مرتبے پر فائز ہونے کے مدعی تھے اور ان کے اتباع ان کو اخلاقی حیثیت سے بہت بلند پایہ انسان جانتے ہیں

اسی کے جواب میں قادیانی اخبار الفضل ۱۵ جون میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بالکل اسی کام کا نمونہ ہے جو دربار رسالت میں ایک شریر قوم نے کیا تھا۔ یعنی الفضل نے ہماری نصف عبارت تو نقل کر دی اور باقی نصف جس میں الفضل کو اصلی جواب دیا گیا تھا حذف کر دی۔ صرف اتنا فقرہ نقل کر دیا کہ

"علماء اسلام نے اگر بد اخلاقی کی ہے تو اپنے فعل کے وہ ذمہ دار ہیں"

اس کے آگے جو فقرہ تھا ختم کر دیا جسے ہم دوبارہ درج کرتے ہیں۔ ہم نے لکھا تھا کہ

"وہ (علماء) مہدی موعود بن کر مصلح قوم ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے لیکن

مہدویت اور مسیحیت کے مدعی کو تو اب بھی بد اخلاقی سے کام لینا روا نہیں۔"

(اہلحدیث ۹ جون صفحہ کالم اول)

پہلے فقرے پر بنا کر کے الفضل نے اس اعتراض کو ٹالنا چاہا ہے لیکن دانا جانتے ہیں کہ یہ سنگین پتھر ہٹ نہیں سکتا۔

اس کی مثال بالکل یہ ہے کہ کھانے پینے میں بے احتیاطی اور بد پرہیزی کا الزام کسی حکیم یا ڈاکٹر پر لگایا جائے بعدہ اس کے جواب میں عوام کی بد پرہیزی کو بطور نظیر پیش کرے تو ہر عقلمند کی نظر میں اس کا جواب غلط ہوگا۔ ایسا شخص شیخ سعدی مرحوم کا جواب سن رکھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ بے علم کا غلطی کرنا ایسا ہے جیسا کوئی نہتا آدمی ڈاکوؤں سے لٹ جائے۔ اور عالم کا غلطی کرنا ایسا ہے جیسا کسی مسلح سپاہی کو راہزن لوٹ لیں۔

فرمان خداوندی هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مقولہ سعدی کی تصدیق کرتا ہے۔ ہمارے خیال میں مرزا صاحب کی تیز زبانی اور بدکلامی کے جواب میں علماء کی بدکلامی کو نظیراً پیش کرنا مرزا صاحب کی توہین کرنے کے مرادف ہے۔ اس کی مثال یہ ہوئی کہ کوتوال شہر چوری کے الزام میں پھنس جائے اور جواب میں کہے کہ میں نے اگر چوری کی ہے تو کیا تعجب ہے۔ اور لوگ بھی تو کرتے ہیں۔ ناظرین اندازہ کر لیں کہ کوتوال کا یہ جواب صحیح ہوگا؟ ایسا جواب دیتے ہوئے کیا وہ یہ نہیں سمجھتا کہ شہر کے عوام میں اور مجھ میں بہت فرق ہے وہ اگر ایسے بد اطوار نہ ہوتے تو میں کوتوال بن کر کیوں آتا۔ بحیثیت کوتوال ہونے کے میرا فرض ہے کہ میں لوگوں کو بدکرداری سے روکوں نہ کہ خود بھی بدکردار بن جاؤں۔

عذر گناہ بدتر از گناہ الفضل نے یہ بھی کہا ہے کہ ابتدا علماء اسلام نے کی تھی جس کے جواب میں مرزا صاحب کو بدکلامی کرنی پڑی۔

ہمارے خیال میں یہ عذر گناہ سے بھی بدتر ہے اس کے جواب میں ہم مرزا صاحب کا ایک منظوم شعر پیش کرتے ہیں جو نمونے اخلاق کی روشنائی سے لکھا جا کر ہر شہر اور ہر قصبے کے چوکوں میں لٹکائے جانے کے قابل ہے تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ ہمارا پنجابی نبی کس اخلاق کا مالک تھا۔ آپ فرماتے ہیں ؎

ان العدی صاروا خنازیر الفلا
ازواجھم من دونھن الاکلب

(نجم الہدیٰ)

یعنی ہمارے دشمن جنگلوں کے سور ہیں۔
ان کی بیویاں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔

مرزائیو! مرزا صاحب کے دشمن تو مورد عتاب بنے ہی تھے مگر ان کی بیویوں نے کیا قصور کیا تھا۔ ان کو تو خبر بھی نہ تھی کہ مرزا صاحب کون تھے اور کیا کہتے تھے کیا تم لوگ کسی مخالف کی بیوی کی تصنیف بھی مرزا صاحب سب و شتم سے بھری ہوئی دکھا سکتے ہو۔ واللہ! ایسے بااخلاق شخص کے حق میں یہ شعر بہت موزوں ہے ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

اہل حدیث کانفرنس کے استحکام کے متعلق

میں جناب ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب کا ہمو ید ہوں عرصہ سے میرا خیال تھا کہ میں اہل حدیث کانفرنس کے استحکام کے متعلق کچھ عرض کروں مگر بوجہ سستی نکلا رہا۔ اہلحدیث ۲۲ جون ۱۹۳۶ء کے دیکھنے سے ملک صاحب کا مضمون نظر سے گذرا جس میں ملک صاحب نے استحکام کی دس صورتیں پیش کی ہیں جو نہایت مفید ہیں۔ میرے خیال میں یہی دس صورتیں کانفرنس کے استحکام کے لئے کافی ہیں زیادہ تجاویز پیش کرنے کی ضرورت نہیں، ضرورت ہے تو صرف قدم اٹھانے کی ہے۔ میں اپنے تمام اہل حدیث بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ تمام تن من دھن سے اسکو محکم بناویں۔ اس کے ممبر بنیں۔ چندہ ۲ فی سال کوئی چیز نہیں ہے۔ بزرگوں کو چاہئے کہ جلد اپنا دورہ وفد کی صورت میں شروع کر دیں۔ مضمون نویسی میں نہ رہیں کیونکہ مضمون نویسی کافی ہو چکی ہے۔ اب کام عملی قدم

ahmadiyyamuslim.de

اٹھانے سے ہوگا وہ مضمون نویسی سے نہیں چلیگا۔ بالآخر میں اطلاعاً عرض کرتا ہوں کہ ملک صاحب کی طرح میرے دل میں بھی تڑپ ہے۔ اس لئے میں اور ہماری انجمن اپنے بھائیوں کے ساتھ ہیں جو خدمت ہو کرنے کو تیار ہیں۔ صرف بزرگزیدہ ہستیوں کے حکم کا انتظار ہے۔ میرے دوسرے برادر بھی بذریعہ اخبار جلد از جلد اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔ والسلام خیر ختام۔ (محمد یعقوب ناظم انجمن اہل حدیث بھامڑی ضلع گورداسپور)

بریلوی مشن

کنوز العارفین بجواب فیوض العارفین

(از قلم مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری)

سلسلہ کے لئے دیکھو اہلحدیث ۲۔ جون ۱۹۳۹ء

ناظرین اہلحدیث آگاہ ہونگے کہ اس نام کا ایک رسالہ جالندھر سے شائع ہوا ہے۔ جس کے شائع کنندہ ایک ڈاکٹر صاحب ہیں۔ رسالہ مذکور میں چند مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ جن میں ایک مسئلہ (وسیلہ) کے متعلق ہم مختصر تبصرہ کر چکے ہیں۔ اور مجیب کے جواب کے سقم تحریر کر چکے ہیں۔ مجیب نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ انبیاء اولیاء سے مدد مانگنا جائز ہے یا نہیں۔ آئت وابتغوا الیہ الوسیلۃ پیش کی ہے خدا جزائے خیر دے حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کو جنہوں نے آئت مذکورہ کا صحیح مفہوم تحریر کر کے ہمیں تحقیقی جواب سے ایک حد تک سبکدوش کر دیا۔ مولانا نے جو آئت کا مطلب بیان کیا ہے۔ قرآن مجید کی دوسری آئت اس کی موید موجود ہے۔ سورہ بنی اسرائیل میں خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

قل ادعوا الذین زعمتم من دونہ فلا یملکون کشف الضر منکم ولا تحویلا اولٰئک الذین یدعون یبتغون الیٰ ربھم الوسیلۃ ایھم اقرب ویرجون رحمتہ ویخافون عذابہ	اے پیغمبر (علیہ السلام) ان سے کہہ دو کہ تم جن کو اللہ کے سوا (مشکل کشا فریاد رس) خیال کرتے ہو ان کو پکارو۔ وہ تمہاری تکالیف کا حل نہیں کر سکتے اور نہ تم سے (مصائب کو) پھیر سکتے ہیں۔ وہ لوگ (جو) خود پکاریں کرتے اور اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے

ان عذاب ربک کان محذورا	ہیں کہ (دیکھیں) کس کو قرب حاصل ہوتا ہے۔ خدا کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک خدا کا عذاب ڈرنے کے قابل ہے۔

ناظرین با انصاف غور کریں۔ کیسی صفائی سے خدا تعالیٰ نے وسیلہ کے معنی بیان کر دئیے ہیں کہ جن کو تم پکارتے ہو یعنی جن کو وسیلہ بناتے ہو وہ تو خود وسیلہ قرب الٰہی کے متلاشی ہیں وہ تمہاری مشکلات کو کس طرح حل کر سکیں گے۔

اس کے بعد مجیب نے ایک اور آئت پیش کی ہے لکھتے ہیں:-

وابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتیٰ باذن اللہ	یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں شفا دیتا ہوں اور مادرزاد اندھے

اور سفید داغ والے کو اور مُردے زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے۔

اس کے بعد نتیجہ نکالتے ہیں:-

دیکھئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی دی ہوئی قدرت سے کتنے لوگوں کی مرادیں پوری کی ہونگی۔ (فیوض صفحہ)

ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ ہمسایہ اقوام (عیسائی سناتنی) کے عقائد سے ایسے متاثر ہو گئے ہیں کہ ہر ایک عقیدہ کو جو ان میں موجود ہے کسی نہ کسی طرح اپنے مذہب میں ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس جدوجہد میں اپنے اصول بھی بھول جاتے ہیں ہمارے مخاطب یقیناً حنفیت کے مدعی ہیں۔ اس لئے ان کے لئے لازم ہے کہ فقہاء حنفیہ کے اصول کو ملحوظ رکھیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ غلط رائے کو صحیح کرنے کے لئے اصول حنفیہ کو بھی ترک کر دیتے ہیں۔ پس سنئے! علماء اصول کا مسلّم اصول ہے کہ:-

الخارج من القیاس لا یقاس علیہ	خلاف عقل پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

اب آئت پیش کردہ پر غور کیجئے کہ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا بیان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بحیثیت رسول بحکم خدا قوم کو اپنی رسالت کی تصدیق کے لئے چند معجزات دکھائے اور بار بار وضاحت کی کہ

میں کوڑھی کو اچھا کرتا ہوں مادرزاد اندھے کو صحیح کرتا ہوں۔ مُردوں کو زندہ کرتا ہوں۔ مگر یہ سب کچھ میرے بس میں نہیں اللہ کے اذن سے سب کچھ ہوتا ہے۔

پھر دو مرتبہ یہ بھی کہا:-

جئتکم بایۃ من ربکم

کہ یہ نشانیاں تمہارے رب کی طرف سے لے کر آیا ہوں؛

جس کا صاف اور کھلا مطلب یہ ہے کہ جانور کی شکل تو میں بناتا ہوں مگر اس میں زندگی کا آنا اللہ کی طرف سے ہے۔ اور بس۔

تفسیر خازن میں باذن اللہ کے ماتحت لکھا ہے:-

معناہ بتکوین اللہ وتخلیقہ والمعنی انی اعمل ھذا التصویر انا فاما خلق الحیاۃ فیہ فھو من اللہ تعالیٰ علیٰ سبیل اظہار المعجزۃ علیٰ ید عیسیٰ علیہ السلام (خازن صفحہ ۲۳۴ ج ۱)

اس ساری تفصیل سے یہ صاف واضح ہو گیا کہ یہ تمام امور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات ہیں۔ اور معجزہ وہ ایک ایسا امر ہے

جو امر ینظہر خلاف العادۃ و [illegible]

نور محمدی - مصنفہ مولانا محمد صاحب دہلوی - سرورق ... قوالی اور گانے بجانے کی تردید۔ قیمت ۱۲ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

علی یدعی النبوۃ عند تحدی المنکرین علی وجہ یعجز المنکرین عن الاتیان بمثلہ (شرح عقائد)

(مدعی نبوت کے ہاتھ پر منکرین کی تحدی کے وقت ظاہر ہو اور ایسے طریق پر ہو کہ منکرین کو (مقابلہ میں) اس جیسی چیز پیش کرنے سے عاجز کر دے۔

اور سنئے! معجزہ کے لئے سات شرطیں ہیں۔ سب سے پہلی شرط یہ ہے:۔

فالشرائط سبع کونہ فعلہ تعالیٰ او ترکہ لانہ المصدق لرسولہ (حاشیہ شرح عقائد)

کہ وہ امر اللہ تعالیٰ کا کام ہو۔ کیونکہ وہی اپنے رسول کا (بذریعہ اظہار معجزہ) مصدق ہے۔

اس سے صاف طور پر ثابت ہو گیا کہ معجزہ میں نبی کو کسی قسم کا دخل نہیں ہوتا وہ صرف اللہ ہی کا کام ہوتا ہے جب وہ چاہے نبی کے ہاتھ اس چیز کا اظہار کر دے۔ اس لئے یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خدا کی دی ہوئی قدرت سے کتنی مرادیں پوری کی ہونگی قطعاً غلط اور بے معنی امر ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پہ خدا نے جس کو چاہا اچھا کر دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق کا نشان دکھایا۔ اور بس!

بریلوی دوستو! مسلمانوں کے حال پہ رحم کھاؤ اور عیسائی مشن کو موقع نہ دو کہ وہ تمہارے اقوال پیش کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کا ثبوت دیں قرآن مجید تو الوہیت مسیح علیہ السلام کے ابطال کیلئے آیا تھا مگر تم لوگ خواہ مخواہ عیسائیت کی بنیادیں محکم کر رہے ہو اور مزے کی بات ہے کہ اپنے خیالات کو سنی مذہب کا مجموعہ کہہ کر کے مذہب اسلام کے مخالفین کو ہنسی کا موقع دیتے ہو۔ سچ ہے۔ ع

ہوئے تم دوست جسکے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

اسی عنوان میں مجیب صاحب نے ایک اور دلیل دی ہے جو پہلی سے زیادہ عجیب ہے۔ ناظرین کی آگاہی کے لئے ہم ان کے پورے الفاظ نقل کئے دیتے ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کو ضرورت اور شغل [illegible] اور مزید اس کی بات ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے عطائی علم سے معلوم تھا کہ میرے صحابیوں میں ایسے نفوس قدسیہ بھی موجود ہیں کہ جن میں ملکہ بلقیس کے عرش عظیم (بڑے بھاری تخت) کے اٹھا لینے کی اور پلک مارنے سے پہلے دو ماہ کی مسافت سے میرے پاس لے آنے کی قوت خداداد بھی حاصل ہے۔

قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ۝ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ ۖ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ۝ قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِندَهُ قَالَ هَٰذَا مِن فَضْلِ رَبِّي (سورہ نمل رکوع ۳)

حضرت سلیمان نے کہا کہ اے درباریو کون ہے تم میں سے جو میرے پاس بلقیس کا تخت لائے پہلے اس سے کہ وہ مسلمان ہو کر میرے پاس آئے ایک عفریت (طاقتور) جن نے جنوں میں سے کہا کہ میں لے آؤنگا تمہارے پاس اس کو پہلے اس کے آپ مجلس عدالت سے فارغ ہو کر اٹھو۔ اور میں اس کے لانے پر قادر ہوں اور امانتدار ہوں (حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اس سے جلد منگوانا چاہتا ہوں) اور پھر اس شخص نے کہا جس کے پاس کتاب تورات کا علم تھا میں اس تخت کو آپ کے پاس لاتا ہوں آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے (حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس نے کہا کہ آسمان کی طرف دیکھو اتنے عرصے میں تخت لا کھڑا کیا) پس جب سلیمان علیہ السلام نے تخت کو اپنے پاس دھرا پایا فرمایا یہ میرے رب کا فضل ہے۔

دیکھئے یہ حاجت کس قدر تھی حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے صحابی ولی اللہ سے طلب کی سلیمان علیہ السلام نے کہا لاؤ۔ انہوں نے کہا میں لاتا ہوں [illegible]

بریلی کا مکتب ہے [illegible]

سبحان اللہ! یہاں مفتی صاحب نے عجیب فتویٰ دیا اور اپنے زعم میں یہ بھی ثابت کر دیا کہ نبی (سلیمان علیہ السلام) نے اپنے صحابی ولی اللہ سے حاجت طلب کی غیر اللہ استمداد کے نشہ میں ایسے مدہوش ہوئے کہ نبی اور ولی کی باہمی نسبت اور شان بھی بھول گئے۔

ولی سے استمداد کا ثبوت تو مل گیا مگر نبی کی توہین کا خیال تک نہیں آیا۔

سچ بات یہ ہے کہ یہ لوگ (بریلوی حنفی) حفظ مراتب کی طرف قطعاً خیال نہیں کرتے اور ہمیں تو ان پر افسوس بھی کم ہوتا ہے۔ کیونکہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور شان کو نہیں سمجھا وہ اگر نبی کی شان نہ سمجھیں تو کیا تعجب۔ مگر بزرگوں کا یہ قول یاد رکھیں اور خوب حفظ کر لیں۔ ع

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

آیت کا صحیح مطلب

آیت کا صاف مطلب ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے ماتحتوں کو حکماً فرمایا کہ کون ہے جو بلقیس کے تخت کو ان کے آنے سے پہلے میرے پاس لے آئے۔ پہلے ایک جن تعمیل ارشاد کیلئے پیش ہوا۔ اس نے کہا کہ میں کچہری برخاست ہونے سے قبل لا سکتا ہوں اور میں طاقتور امانتدار ہوں۔ اس نے اپنی طاقت کا اظہار کیا تھا۔ مجلس میں سے ایک اللہ کا بندہ بولا کہ میں ایک لمحہ کے اندر لا سکتا ہوں۔ (کیونکہ اس کے پاس کتابی علم تھا) جب وہ تخت سامنے آ گیا تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا:۔

هذا من فضل ربی

یہ میرے رب کا فضل ہے کہ میرے فرمانبردار میری اطاعت کی وجہ سے ایسے ایسے باکمال ہیں کہ ان کی دعا خدا منظور کر لیتا ہے۔

یہ بھی در حقیقت حضرت سلیمان علیہ السلام کا معجزہ تھا کیونکہ اولیاء کی کرامت بھی اس نبی کا معجزہ ہوتا ہے جس کی تابعداری سے اس ولی کو یہ [illegible] ہوتا ہے اور جب یہ معجزہ ہوا تو یہ فعل بھی خدا تعالیٰ کا [illegible] جس میں حقیقتاً [illegible]

بہرائچ کے عرس سالار غازی میں کیا دیکھا؟

(از محمد ابو الخیر صاحب رحمانی پرتابگڈھی مقیم مئو ائمہ ضلع الہ آباد)

یوں تو بہرائچ کا عرس سالانہ ہوا ہی کرتا ہے۔ مگر اس سال ہمارے محلہ کا ایک نوجوان بھی شریک ہوا۔ میں اس سے ملا۔ میں نے اس کو سمجھایا کہ ان ناجائز میلوں اور عرسوں میں شرکت کرنی سخت گناہ ہے۔ چنانچہ اس نے اقرار کیا کہ آئندہ سے انشاء اللہ میں پرہیز کرونگا۔ میں نے کہا کہ اچھا وہاں دیکھا کیا۔ اس کو ذرا بتا دو۔ چنانچہ جو کچھ اس نے بتایا اس کو ناظرین اہلحدیث تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا۔

وہاں پر میں نے تمام وہ چیزیں دیکھیں جو کہ عام طور پر مشہور ہیں کہ قبروں پر ہوا کرتی ہیں۔ مرد و عورت کا اجتماع عظیم تھا۔ میں نے ایک شخص سے کہا کہ اس طرح مرد و عورت کا جمع ہونا، ایک دوسرے کے جسم سے دھکا کھانا، یقیناً بدمعاشی اور بدکاری ہوتی ہوگی۔ اس نے کہا کہ بھائی یہ تو وہ دربار ہے کہ اگر کسی نے دوسری کی عورت کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھ لیا اسی وقت تباہ و برباد ہو جائے، صحیح و سالم بچ کر جا نہیں سکتا۔ میں نے کہا کہ میں نے تو ایک عورت کی چٹکی لی مگر کچھ بھی نہیں ہوا اس نے کہا کہ عمر بھر میں کوئی تکلیف ضرور پہنچیگی۔

ایک جگہ پہنچا وہاں کچھ پانی نظر آیا۔ جس کے متعلق لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ نہ معلوم کہاں سے آتا ہے۔ میں نے اس کی اصلیت تلاش کرنی شروع کی تو آخر میں جا کر دیکھا کہ ایک نل سے پانی آرہا تھا۔ دوسری جگہ پہنچا تو ایک جگہ پانی جمع ہو رہا تھا۔ اس میں کوڑھی اپاہج غسل کر رہے تھے اور یہ آواز لگا رہے تھے کہ غازی جلد اچھا کر۔ اس میں سے ایک شخص نکل کر بھاگا اور کہہ رہا تھا کہ میں بدلگیا۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا ہو گیا۔ جواب ملا یعنی اچھا ہو گیا۔ ایک جگہ پہنچا تو معلوم ہوا کہ یہ مسجد ہے اس میں گیا تو ایک قرآن شریف رکھا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ غازی صاحب کا قرآن شریف ہے۔ اسی میں وہ پڑھا کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ تو مدفون ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ تم کیسی باتیں کرتے ہو۔

ہندو مسلم دونوں موجود تھے اور ہر قسم کی خرافات ہو رہی تھی۔ نذر و نیاز کی دھوم تھی۔ دور دراز سے لوگ آ آ کر مٹھائیاں تقسیم کر رہے تھے۔ خوشی میں میری مراد پوری ہو گئی۔ میں ایک جگہ سامان رکھ رہا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ بھائی چھوڑ کر چلے جاؤ۔ یہاں کون چھو سکتا ہے، جانتے نہیں یہ کون دربار ہے؟ آہ! کہ مدینہ میں چوری ہو سکتی ہے مگر یہاں نہیں۔ اس کے بعد واپس چلا آیا۔ دل گھبرایا افسوس ان کو مسلمان کہا جائے یا کیا کہا جائے۔

اہلحدیث عرسوں اور دیگر مجالس غیر مشروعہ کا جاری رہنا اہل توحید (جماعت اہل حدیث اور دیوبندی حنفی حضرات) کی غفلت کا نتیجہ ہے۔ اہل توحید اگر متفق ہو کر اسی کو اپنا نصب العین بنالیں تو میں خدا کی مدد پر بھروسہ رکھ کر کہہ سکتا ہوں کہ تھوڑی مدت میں اس قسم کی خرابیاں ہندوستان سے دور ہو سکتی ہیں۔ ان حضرات کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ خدا کے نزدیک ان خرابیوں کے متعلق جواب دہ ہونگے۔ اس لئے سب کو اس امر کی تردید پر توجہ کرنی چاہئے۔ یعنی ایسے عرسوں پر جھگڑ مسلمانوں کو ان ناگفتہ بہ خرابیوں سے واقف کرایا جائے۔ کیونکہ انبیاء کرام کا مقدم کام ہی یہی تھا کہ شرک کو دنیا سے پاک کریں۔ یہ قبور اور قبر پرستی جس قدر مسلمانوں میں رائج ہے توحید و سنت کے صریح خلاف ہے۔ چنانچہ مولوی خرم علی صاحب مرحوم فرما گئے ہیں ؎

زور والا ہے تو بت خانہ اجاڑ
مسجدیں مضبوط کر مثل پہاڑ
چھت اور گنبد کو قبروں سے اکھاڑ
تعزیے قندیل کو لاتوں سے پھاڑ
دین احمد میں یہ بے شک خار ہے

پس اہل توحید سے ہماری پر زور اپیل ہے کہ وہ قبر پرستی اور تعزیہ پرستی وغیرہ کی بیخکنی پر کمربستہ ہو جائیں۔ اس سے دین اسلام کو صریح فائدہ ہونے کے علاوہ ملک میں بھی امن امان قائم ہو سکتا ہے۔ جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں۔ دفتر اہلحدیث سے اس قسم کی بدعات کو رد کرنے کے لئے ایک اشتہار موسومہ عرس نامہ منظوم شائع ہوا تھا جو ملک کے مختلف حصوں میں بکثرت تقسیم ہو چکا ہے اور ابھی تھوڑی تعداد میں موجود ہے۔ لہذا شائقین توحید و سنت بقدر ضرورت منگوا کر تقسیم کریں۔ دفتر ہذا اپنی بساط کے مطابق اس خدمت کے لئے حاضر ہے مگر اہل توحید کو بھی اس نیک کام میں تعاون کرنا چاہئے جس کی دو صورتیں ہیں۔ اول۔ حتی الامکان مالی امداد سے دریغ نہ فرمائیں۔ دوم۔ بوقت ضرورت اشتہارات منگوا کر تقسیم کر دیا کریں۔

امید ہے کہ درد مند اصحاب جو اشاعت توحید و سنت کے شائق ہیں ہماری اس گذارش پر دل سے متوجہ ہونگے۔

عرس نامہ منظوم طلب کرنے کے لئے علاوہ محصول ڈاک کے کچھ نہ کچھ اشاعت فنڈ کے لئے بھی آنا چاہئے تاکہ شعبہ اشاعت فنڈ مضبوط ہو جائے اور اس قسم کا لٹریچر بہ تعداد کثیر مفت شائع کرتا رہے۔

قابل توجہ اہل قلم حضرات

معزز ناظرین! خاکسار جس چیز کی طرف اہل قلم حضرات کی توجہ مبذول کرانی چاہتا ہے وہ اہل قلم کی تحریری کوتاہی ہے جو قابل افسوس اور لائق اصلاح ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے لے کر ائمہ حدیث رحمہم اللہ تک یہ دستور چلا آیا ہے کہ جب کبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک اسم ذکر کرتے یا تحریر میں لاتے تو لفظ صلوٰۃ اور سلام کو ضرور ادا کرتے خواہ تقریر ہو یا تحریر خواہ اسم مبارک کتنی دفعہ کیوں آئے۔ جس کی شہادت ان کی چھوٹی سے چھوٹی اور معمولی سے معمولی تحریر میں موجود ہے۔ ظاہر ہے کہ ان کا یہ فعل محض بافراط محبت سے ہی نہ تھا بلکہ آپکی تعمیل فرمان بھی ملحوظ تھی۔ دعا لینا یہ جو بحث کی محتاج نہیں اس لئے میں دلائل کے ذکر کی حاجت نہیں

(اشاعت التوحید ...) ... دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

اس پر ہی بس نہیں بلکہ اکثر صحابہ رضوان اللہ علیہم اور ائمہ رحمہم اللہ کے تعظیمی القاب کو بھی نہ چھوڑتے تھے اور ان کے آداب بجا لانے میں کبھی بخل سے کام نہ لیتے بڑے تعجب کی بات ہے کہ آج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بڑے بلند بانگ دعادی کئے جاتے ہیں اور اس میدان میں بڑی مسابقت ہو رہی ہے اور ائمہ رحمہم اللہ کی عقیدت پر جوش و خروش کا اظہار کیا جاتا ہے۔ لیکن محبت و عقیدت کی حالت یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی درود سے خالی رکھا جاتا ہے اوروں کا تو پھر شمار ہی کیا۔ کسی زمانہ میں تو اس کا ارتکاب عوام اور جہلاء میں تھا لیکن آج اس کا اثر معتدد اہل قلم حضرات کی تحریروں میں نمودار ہو رہا ہے پہلے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تعظیمی لقب کو چھوڑا گیا اور بجائے رضی اللہ عنہ کے رضؓ اور ائمہ کے نام کے بعد رحؒ پر کفایت کی گئی جو ترمیم کی صورت میں ناپسند تھی۔ پھر اسی پر بس نہ ہوئی بلکہ جس طرح مکروہات رفتہ رفتہ ترقی پذیر ہوا کرتی ہیں اس نے بھی ترقی کی اور بجائے صلی اللہ علیہ وسلم کے لفظ صلعم جیسا مہمل لفظ لکھ کر جان چھڑائی جانے لگی۔ اور اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ صرف لفظ ؐ ہی پر کفایت کر کے ابخل الناس[1] ہونے کا ثبوت دیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں تو جس طرح کہ بسم اللہ کو ۷۸۶ میں تبدیل و تحریف کیا گیا۔ ٹھیک اسی طرح صلی اللہ علیہ وسلم کو صلعم یا صرف ؐ میں تبدیل و تحریف کر دیا گیا نہ معلوم کونسی لغت ایجاد ہوئی ہے کہ جس میں ۷۸۶ کا معنے بسم اللہ لکھا ہو اور لفظ ؐ یا صلعم کا معنے صلے اللہ علیہ وسلم لکھا ہو۔ عوام تو عوام علماء کرام خصوصاً علماء اہل حدیث زیادہ قابل توجہ ہیں کہ جن کے سلسلہ اسلاف کی یہ حالت ہے کہ اگر ایک سطر میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک چند دفعہ آگیا تو بغیر صلوٰۃ اور سلام کے ذکر نہیں کیا۔ محدثین رحمہم اللہ کی تصانیف موجود ہیں۔ باوجود ضخیم جلدیں تصنیف کرنے کے اس چیز میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔ حالانکہ تمام کتابت کا دارومدار صرف دستی تھا۔ یہ تھی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ چھوٹی سی تصنیف شرح نخبہ کو دیکھ لیجئے۔ کس طرح قلم صلوٰۃ اور سلام کے لئے وقف ہے اور کیسی لذت محسوس ہوتی ہے اور شیفتگی اور محبت کا دریا کس قدر موجزن نظر آتا ہے۔

یہ چیز معمولی نہیں بلکہ بہت بڑی غلطی ہے۔ ذرا غور کیجئے کہ اگر اس معاملہ میں اسی طرح غفلت جاری رہی اور کاغذ اور سیاہی کی بچت نکالی گئی اور صلوٰۃ و سلام کو ایک زائد اور ناقابل اعتنا سمجھ لیا گیا تو اس کا انجام کیا ہوگا۔ کیا پھر آئندہ کتب حدیث اور دیگر تصنیفات اس مبارک طریقہ سے خالی نظر آئیں گی اور پھر یہی طریقہ تقریر میں جاری ہوگا۔ اگر ان حضرات کے خیال میں صلوٰۃ اور سلام کا ذکر اسم مبارک کے ساتھ کوئی ضروری نہیں تو پھر خالی اسم مبارک بلکہ صرف لفظ میم ہی بطور علامت کافی ہے۔ اور اگر ایسا نہیں تو پھر لفظ صلعم جیسے مہمل تعیق غراب کے لکھنے کا کیا فائدہ سب سے زیادہ افسوس مجھے اس وقت ہوا جبکہ میں نے یہی طریقہ رسالہ "جمیع القرآن والحدیث" اور رسائل جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث میں آیا۔ اہل قلم حضرات ان امور کا خاص لحاظ رکھا کریں۔ اور اس چیز کو یاد رکھیں من سن سنۃ حسنۃ فی الاسلام فلہ اجرہا واجر من عمل بہا ومن سن سنۃ سیئۃ فی الاسلام فعلیہ وزرہ ووزر من عمل بہا الخ۔ واللہ الموفق!

(خاکسار ابوالبیان عبداللہ (مولوی فاضل) از خانپور ملکیریاں)

[1] ابخل الناس اس شخص کو کہا گیا ہے جو اسم گرامی سن کر درود نہ پڑھے۔ لکھنے والے یا بولنے والے کی بابت آپ نے کوئی نص پیش نہیں کی۔ تلاش کیجئے۔ مل جائے تو پیش کیجئے ورنہ مطالبہ چھوڑئیے۔ (ایڈیٹر)

ایک دوست کے نام کھلی چٹھی

(از قلم بابو اکبر خان صاحب سب پوسٹماسٹر اٹرو ریاست کوٹہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

سابقہ پرچہ میں اس مضمون کی پہلی قسط شائع ہو چکی ہے۔ جس میں مضمون نگار صاحب نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مثیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت کیا ہے نہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آج مماثلت کا باقی ثبوت خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے سنیئے۔ (ایڈیٹر)

آپ فرماتے ہیں:۔

(۱) مَیں حکم نہیں لگاتا حکم لگانے والا ایک تو ہے یعنی موسیٰ۔ مماثلت کہاں رہی، مخالفت ظاہر ہے۔

(۲) مجھ سے جو آگے آئے وہ سب چور اور بٹ مار تھے مماثلت کہاں رہی، کیسی سخت مخالفت بنتی ہے۔

(۳) قبل اسکے کہ ابراہیم ہو میں ہوں۔

دیکھئے کس طرح ابراہیم علیہ السلام اور ان کے سلسلہ پر مقبول موسیٰ علیہ السلام اپنی فوقیت جتلائی۔ مماثلت کہاں رہی۔

میرا خیال ہے کہ مذکورہ بالا تین گواہوں کی گواہیاں آپ کے سمجھنے کے واسطے کافی ہونگی۔ اب جبکہ واقعات اس طرح پر ہیں تو مسیحی علماء کے جوڑ توڑ کیا معنے رکھتے ہیں۔ اور اس قسم کی بے معنی تشریحوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انبیاء علیہ السلام خود اپنے کلام کی تفسیر نہ کر سکے بلکہ علماء مسیح پر یہ کام چھوڑ گئے۔ میرے دوست یہ بات نہیں۔ بات یہ ہے کہ خدا اپنا کلام انبیاء علیہ السلام کے منہ میں ڈالتا ہے۔ (یوحنا ۱۲/۴۹-۵۰ استثنا ۱۸/۱۸) تو وہ اپنے کلام کو نامکمل کیسے چھوڑتا۔

مَیں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تیرے مانند ایک نبی برپا کرونگا۔ (استثنا ۱۸/۱۸-۱۹)

اس کلام کی مزید تشریح استثنا ۳۳/۲ میں کی گئی:۔

"خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا

فاران ہی کے پہاڑ سے اُن پر جلوہ گر ہوا۔ وہ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا اور اُس کے ہاتھ میں آتشیں شریعت اُن کے لئے تھی۔"

(استثنا ۳۳/۲)

سینا سے آیا

اہا۔ صبح کے وقت بھی کیسا سہانا سماں ہوتا ہے۔ آفتاب ابھی طلوع نہیں ہوا سورج زمین کے نیچے سے آرہا ہے مگر خاصی اچھی روشنی پھیل گئی ہے۔ دور دور کی چیزیں نظر آتی ہیں۔ بھلے اور بُرے کی تمیز ہو رہی ہے۔ دوست اور دشمن پہچانے جا سکتے ہیں۔ کیوں آفتاب عالمتاب کی آمد ہے۔ وہ دورہ کر کے زمین کے نیچے سے آرہا ہے موسیٰ علیہ السلام کو شریعت کوہ سینا پر ملی جس نے زمانہ میں روشنی پھیلا دی۔

شعیر سے اُن پر طلوع ہُوا

دیکھنا۔ مشرق میں کیا گول گول سنہرا طباق سا نظر آتا ہے۔ یہ آفتاب ہے۔ مگر ابھی شعاعیں زمین پر آڑی پڑ رہی ہیں۔ بلند مناروں پر درختوں کی چوٹیوں پر زرد زرد دھوپ چمک رہی ہے۔ اجالا زیادہ بڑھ گیا ہے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تعلق کوہ شعیر سے ہے۔ آپ کوہ شعیر ہی پر اقامت فرمایا کرتے تھے۔ اور وہیں وہ وعظ فرمایا جو پہاڑی وعظ کے نام سے مشہور ہے

فاراں ہی کے پہاڑ سے اُن پر جلوہ گر ہُوا

دیکھو دیکھو اب آفتاب عالمتاب جو ہر چیز کی زندگی کا سہارا بلکہ دنیا کے قیام و بقا کا سبب ہے۔ جلوہ گر ہُوا۔ ہاں فاران ہی کے پہاڑ سے جلوہ گر ہُوا۔ اگر اس آفتاب عالمتاب کی روشنی کو مردانہ وار برداشت نہیں کر سکتے تو گھروں میں جا چھپو۔ اندھیرے کونے تلاش کرو۔

دیکھنا باہر نہ نکلنا۔ جھونک جائیگی۔ کیوں؟ اسلئے کہ اُس کے ہاتھ میں آتشی شریعت ہے اور تم شریعت کو برداشت نہیں کر سکتے۔ لعنت قرار دیتے ہو۔ اُف! کیسی آگ برس رہی ہے۔ چھپو چھپو مگر کب تک چھپو گے سنو سنو یہ آفتاب عالمتاب جو آتشی شریعت لیکر فاران ہی سے جلوہ گر ہُوا ہے اُس کو زوال نہیں۔ اور وہ ابد الآباد بادشاہت کریگا۔ وہ چمکتا ہی چلا جائے گا دوس کی حرارت اور تیزی بڑھتی ہی چلی جائیگی۔ کیونکہ وہ خداوند ہے۔ خداوندوں کا خداوند سیدالانبیاء، نبی آخر الزمان اپنے حقیقی اور وحدہٗ لاشریک خدا کی آتشی شریعت لے کر کوہ فاران سے جلوہ گر ہوئے۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔

گھبراؤ نہیں۔ سلامتی کا لباس پہن لو۔ پھر یہ آتشی شریعت کی حرارت آپ کے واسطے باغ خلیل بن جاویگی سنو۔ استثنا $\frac{18}{18-19}$ اور ۳۳/۲ کی مزید تشریح یوحنا حواری مکاشفات میں کیونکر کرتے ہیں۔

"پھر میں نے آسمان کو کھلا ہُوا دیکھا اور دیکھو (وہاں ہاں دیکھو) کہ ایک نقرئی گھوڑا اور اس کا سوار امانت دار اور سچا کہلاتا ہے اور وہ راستی سے عدالت کرتا اور لڑتا ہے (اور وہ آن کر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیر دار ٹھہرائیگا۔ یوحنا ۱۶/۸)

اور اُس کے لباس اور اُس کی ران پر یہ نام لکھا ہُوا ہے کہ

بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند (مکاشفات ۲۰/ ۱۱ تا ۱۶)

اب دیکھئے استثنا $\frac{18}{18-19}$ کی تشریح استثنا ۳۳/۲ میں کی گئی کہ مثیل موسیٰ علیہ السلام سے کون نبی مراد ہیں پھر مزید تشریح مکاشفات باب ۲۰ میں کی گئی تاکہ غلطی سے کوئی استثنا $\frac{18}{18-19}$ کی پیشینگوئی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام نامی پر محمول نہ کر دے۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یوحنا نبی کو مکاشفہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہُوا اور وہ آئندہ کے واقعات بیان کر رہے ہیں نہ کہ گذشتہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد چونکہ "وہ نبی" آنے والے تھے اس لئے آپ نے مشرح اور مفصل حال بیان کیا۔

اور اب میں نے تمہیں اُس کے واقع ہونے سے پیشتر کہا تاکہ جب وہ (وہ نبی) وقوع میں آوے تو تم اُسپر ایمان لاؤ (وہ نبی پر) یوحنا ۱۴/۲۹ پر جبکہ وہ (وہ نبی) تسلی دینے والا جسے میں تمہارے لئے باپ کی طرف سے بھیجونگا یعنی روح حق جو باپ سے نکلتی ہے تو وہ (وہ نبی) میرے لئے گواہی دیگا۔

(یوحنا ۱۵/۲۶)

اور وہ (وہ نبی) آن کر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھیرائیگا۔ (نیز ملاحظہ ہو مکاشفات ۲۰/ ۱۱ تا ۱۶)

وہ (وہ نبی) تمہیں آیندہ کی خبریں دیگا۔
وہ (وہ نبی) تمہیں ساری سچائی کی راہ بتاویگا۔
وہ (وہ نبی) میری بزرگی کریگا۔

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ (وہ نبی) تسلی دینے والے (بشر) کے مذکورہ بالا نشان بتلا رہے ہیں۔ پس جس میں یہ نشانات دیکھو اُسکو قبول کرو۔

محترم دوست! آپ ان مولوی، ملانوں ملانیوں کی باتوں میں نہ پھنسو۔ کیونکہ یہ بزرگوار اپنے دماغ سے نئی نئی باتیں لکھ کر کلام الٰہی میں چپکانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

نئی مئے پُرانی مشکوں میں نہیں بھرا کرتے (متی ۹/۱۷)

پرانی قبا پر نئے کپڑے کا پیوند نہیں لگایا کرتے (متی ۹/۱۶)

آپ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ اس بات کا محتاج نہیں کہ انسان اس کے پاک کلام میں غیر موزوں جوڑ توڑ چپکائے بلکہ وہ اپنے کلام کی آپ تفسیر کرتا اور انسان کو سمجھاتا ہے۔ (باقی)

تقابل ثلاثہ قرآن مجید، توریت اور انجیل کی تعلیم کا مقابلہ اور قرآن مجید کی بدلائل فضیلت ثابت کی ہے۔ ضرور مطالعہ فرمائیں۔ قابلدید ہے۔ قیمت بجائے عہ کے ۱۲؍

سیدالبشر توراۃ، انجیل کی پچاس پیشگوئیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی تائید۔ قابلدید ہے۔ واعظین اور مبلغ حضرات کو بہت مفید ہے۔ قیمت صرف ۴؍
پتہ:- منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

شکوۂ اسلام

(نتیجۂ فکر مولوی عبدالرحیم صاحب بیخود بسیالوی مدرس سوہیانیاں ضلع گوجرانوالہ)

کل ملا اسلام مجھ سے۔ یوں لگا کہنے کہ مَیں — چل پڑا ہوں ہند سے فاللّٰہ خیر حافظا
میں نے یہ پوچھا کہ حضرت آپ کیوں ناراض ہیں — ہنس کے بولا تم نہیں سمجھے تو ہے کس کی خطا
عرض کی یہ مَیں نے آخر جرم بتلاؤ گے بھی — یا یونہی بے جا و بے معنیٰ رہو گے تم خفا
تب لگا کہنے کہ اچھا آپ بیتی اپنی سُن! — تو مجھے جویاں نظر آتا ہے اپنے عیب کا
چاہنے والے مرے مجھ کو نظر آتے نہیں — تم نے میرا نام لے لے کر مجھے رسوا کیا
قادیان میں ایک کو اُٹھی نبی بننے کی دھن — اِک کراچی میں خدائی کا ہے دعویٰ کر رہا
ایک کہتا ہے کہ میں سیّد ہوں اور آلِ رسول — میرے نانا حشر میں دوزخ سے لیوینگے بچا
ایک کہتا ہے کہ یہ کافر ہے اور اکفر ہے وہ — آج گویا فتنۂ تکفیر کا ہے در کھلا
ایک نے اپنے مریدوں سے کرائے سجدے روز — یعنی اپنے حلقے میں وہ ہے بنا بیٹھا خدا
اک امانت میں ہے خائن سچ سے اُس کو بَیر ہے — عہد شکنی فحش بکنا جھوٹ ہے اُس کی غذا
ایک کی گذران ہے جھوٹی شہادت اور فریب — ایک نے رشوت سے مال و زر اکٹھا کرلیا
ایک ہے جو اپنے مطلب کے لئے آیات کی — کرتا ہے تحریف۔ اُن کو در بدر ہے بیچتا
ایک واعظ باریا تقریر پوری پچھیدار — شرک و بدعت کا مبلغ بدعمل ہے برملا
اک نشہ میں بھنگ کے مخمور ہے شام و سحر — اور کہتا ہے کہ بس اس میں ہی ملتا ہے خدا
ایک اللہ کے سوا امداد مانگے غیر سے — اک وظائف مشرکانہ کرتا ہے صبح و مسا
اک نبی کے ماسوا ~~تقلید غیروں کی کرے~~ غیروں کو کرتا ہے مطاع — اور سنت چھوڑ کر بدعت کا شیدائی ہؤا
اک نے قرآن کے مقابل غیر کی تحریر کو — دین کا اک جُز سمجھ کر پیشوا اپنا کیا
صرف نعرہ ہے زباں سے یا نبیؐ اور یا علیؓ — قول و فعل اُن کے سے نفرت ہے عداوت برملا
ایک ہے جو تندرست اور نوجواں بھی ہے مگر — محنت و کوشش سے ہرگز وہ نہیں کھاتا غذا
مانگنا ہے اُس کا پیشہ وہ بھی مکر و زُور سے — کیا یہی تعلیم ہے اسلام کی تو ہی بتا؟
تیرے اس اسلام کو ہے دُور سے میرا سلام — تو مسلماں ہے کہ شرماتی ہے تجھ سے اب حیا
شکل ہے مثل نصاریٰ اور عمل مثل یہود — اس پہ دعویٰ ہے محمدؐ پہ ہوں ہردم فدا
بعد از ایمان پہلا حکم ہے پڑھنا نماز — سینکڑوں حیلے بہانوں سے ہے اس کو ٹالتا
لڑکیوں کو حصہ دینا ہے مسلمان فرض ہے — حکم ہے۔ قرآن کا عامل نہ تو اُس کا رہا

مختصر حالات کہہ کے مجھ سے پھر مانگا جواب
لیک میں شرم و ندامت سے زمیں میں گڑ گیا؟

تعیین مصر (بلد) میں اختلاف

قابل توجہ علماء احناف

(بقلم مولوی نور محمد صاحب میانوی)

فرضیت نماز جمعہ کے متعلق اس وقت نہ مجھے کوئی بحث ہے اور نہ کوئی علمی سوال ہے۔ صرف ایک معمولی بات بزرگان احناف سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ بغیر کسی ایچ پیچ کے خاکسار کی عرض پر توجہ فرماکر مشکور فرمائیں گے۔ ناظرین کو بخوبی واقفیت ہے کہ حضرت علیؓ کے فرمان میں جو مصر کا لفظ ہے۔ اس لفظ کی تعیین میں اس قدر اختلاف ہے کہ جو ناظرین سے مخفی نہیں علماء حنفیہ کی تاویلات کچھ ایسی پیچ دار ہیں کہ اچھا بھلا عقلمند آدمی بھی حیران ہو جاتا ہے۔ خواہ باہر نکلنے کے لئے کیسی ہی ہیر پھیر یا چال چلے مگر اس دلدل سے نکلنا دشوار بلکہ ناممکن ہے۔ سنئے اور غور سے سنئے۔ مصر کسے کہتے ہیں ؎

(۱) جہاں امیر و قاضی ہوں جو حدود وغیرہ جاری کرتے ہوں۔ (۲) جہاں اتنے آدمی ہوں جو وہاں کی بڑی مسجد میں نہ سما سکیں۔ (۳) جہاں گلی کوچے اور بازار ہوں اور آس پاس دیہات ہوں۔ (۴) وہ جگہ جسے عام لوگ شہر کہیں۔ (۵) جہاں حدیں اور احکام جاری ہوں۔ (۶) جہاں صرف قاضی ہو۔ (۷) جہاں اگرچہ حدود جاری نہ ہوں لیکن جاری کرنے پر قدرت ہو۔ (۸) جہاں حاکم نے جامع مسجد بنانے کی اجازت دی ہو اگرچہ وہ قریہ اور دیہات ہو۔ (۹) جہاں دس ہزار آدمی بستے ہوں۔ (۱۰) جہاں ہر حرفت اور ہر پیشہ والا آدمی رہتا ہو۔ (۱۱) جہاں ہر پیشہ والا اپنے پیشہ کے ساتھ اپنی گذران کرسکتا ہو۔ (۱۲) جہاں پانصد آزاد آدمی ہوں اور آس پاس گاؤں ہوں۔ (۱۳) جہاں پیدائش اور اموات سے کمی زیادتی معلوم نہ ہو۔ (۱۴) جہاں روزانہ کوئی پیدا ہو اور مرے۔ (۱۵) جہاں کی آبادی مشکل سے شمار ہو سکے۔ (۱۶) جہاں اتنے آدمی ہوں کہ دشمن سے مقابلہ کرسکے۔ (۱۷) جہاں ایک وکیل

ahmadimuslim.de

نہ ہو سکے - (۱۸) جہاں دس ہزار فوج ہو۔ (۱۹) جہاں ایک سو آدمی ہوں - (۲۰) جہاں پر سو گھر ہوں (۲۱) جہاں تین سو انہ گھر ہوں - (۲۲) اگرچہ وطن پر کفار کا قبضہ ہو لیکن عام لوگ خطیب مقرر کر سکتے ہوں (۲۳) جہاں امام آتے جاتے ہوں - (۲۴) جس جگہ کو امام شہر بنادے -

فی الحال اسی پر اکتفا کرتا ہوا ملتمس ہوں کہ ہم تعیین مصر میں کس پر اور کس طرح عمل کریں۔ آپ ہمیشہ فرمایا کرتے ہیں کہ فنون فقہ قرآن و حدیث کا نچوڑ ہے، انسان آنکھیں بند کرکے اس پر عمل کرتا چلا جاوے -

اب آپ ہی انصاف کریں کہ اگر کسی مقدمہ میں شہادت اس قدر اختلاف کے ساتھ عدالت میں پیش ہو۔ تو ایسے مقدمہ کا کیا حشر ہوتا ہے - امید ہے کہ آپ اس الجھن کو صاف فرما دیجئے - دیدہ باشد -

اہلحدیث نامہ نگار صاحب اگر ان نمبروں کے حوالے بھی ساتھ ساتھ ضرور دے دیتے تو ناظرین کو تکلیف ہوتی

آفتاب کے طلوع وغروب کا حساب

(از مولوی عبد الکریم صاحب جتوئی زبیری)

کہتے ہیں کہ ایک ہندوستانی کو کوئی راہرو ملک نین کا باشندہ بیل لئے جاتا ملا - ہندوستانی نے اُس نین والے سے پوچھا کہ میاں بیل کتنے میں لائے ہو - اس نے جواب دیا کہ تیتری میں لایا ہوں - ہندوستانی نے پوچھا کہ تیتری کتنے ہوتے ہیں - نین والا بولا کہ دو تیہ اک تے دو اک ترے اک - ہندوستانی سن کر کہنے لگا کہ بھائی یہ تو تم نے آگے سے ہی مشکل کر دیا -

ٹھیک یہی حال ہمارا ہے کوئی بات تھوڑی بہت جانتے ہیں تو اس میں تحقیق و تنقید کرنے والے ایسا الجھاؤ ڈال دیتے ہیں کہ نہ گھر کے رہے نہ گھاٹ کے -

ایک دو نمبر اخبار میں درج کرکے ناتمام چھوڑ کر چپ کھینچ گئے - دنیا الجھی رہے تو وہ کیا کریں - پچھلے مہینوں میں حوا علیہا السلام کی پیدائش کا ذکر شروع ہوا تھا کہ مائی حوا آدم کی پسلی سے پیدا نہیں ہوئی - جو پسلی سے پیدا ہونا بتاتے ہیں غلطی کرتے ہیں - اس معاملہ کا فیصلہ[1] کو دنیا ترس رہی تھی کہ دیکھئے اخبار کے کس نمبر میں یہ جھگڑا طے ہوتا ہے - یہ جھنجھٹ توزیج میں ہی رہا آفتاب کے طلوع وغروب کی بحث چھڑ گئی کہ سورج نہ اُگتا ہے نہ چھپتا ہے - یہ خوب ہوئی - بات بات میں طلوع غروب بولنا پڑتا ہے اور ہے واقعہ کے خلاف - اب ہر روز مغرب کے وقت اخبار کا مضمون یاد آجاتا ہے اور خیال گزرتا ہے کہ شاید غروب[2] نہ ہوا ہو -

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مغرب کے وقت مسجد میں ابوذر جندب غفاری سے پوچھتے ہیں کہ اے ابوذر تو جانتا ہے سورج کس جگہ غروب ہوتا ہے - جب وہ اپنی لاعلمی ظاہر کرتے ہیں تو رسول مقبول فرماتے ہیں کہ اب یہ سورج عرش کے نیچے جا کر سجدہ کرے گا -

اللہ تعالیٰ نے یہ خبر بتائی ہے :-

وَالشَّمْسُ تَجْرِىْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ -

اور سورج چلتا ہے ان مکانوں میں کہ مقرر ہیں واسطے اس کے یہ حکم خداوند غالب جاننے والے کا ہے

جب آنحضور صلعم نے سورج کا استقرار مکانی واضح کرکے سمجھا دیا جو کہ عرش کے نیچے اس طرف کی زمین کو ملتا ہوا تمام مخلوقات کے لئے ہے اہل الہیئت کا کرہ بتانا کچھ نہیں بلکہ عرش معلیٰ ایک چھت اور قبہ کی مانند ہے جس کے ستون اور پائے ہیں جن کو فرشتوں نے اٹھا رکھا ہے -

متفق علیہ حدیث میں جو بات بتائی گئی ہے وہی معتبر اور معتمد ہے - دوسری وجہیں بتانے والے اپنی گھڑ بونت کہتے ہیں - فلسفہ کو قرآن مجید سے متحد کرنے والے ایسی توجیہ نکالتے ہیں - ہم کو خدا اس قسم کی من گھڑتیوں سے بچائے -

یہی مسئلہ کتاب بدء الخلق بخاری شریف میں تفصیل بیان کیا گیا ہے - جب سورج چھپ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضہ سے پوچھا کہ سورج کس جگہ گیا تو جانتا ہے - ابوذر نے کہا اللہ ورسول جانتے ہیں - تب آنحضورؐ نے فرمایا - سورج عرش کے نیچے جا کر اللہ کو سجدہ کریگا پھر اللہ سے اذن لیکر باجازت چل پڑتا ہے - اور یہی خبر خدا تعالےٰ نے وَالشمس الخ میں دی ہے - رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی ہم نہ اس کی تکذیب کر سکتے ہیں اور نہ اس کیفیت کو بیان کرتے ہیں - ہمارے ادراک اور مشاہدہ میں اگر نہ آئے تو نہ آئے - مگر سورج غروب ہو کر عرش کے نیچے اپنی قرارگاہ میں ساجد ہوتا ہے -

عرش کے نیچے سورج کا جا کر سجدہ کرنا - اسی کو آنحضور نے غروب ہونا فرمایا ہے اور پھر اذن لے کر مشرق سے طلوع کرتا ہے -

واللہ یہدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم وھو الموفق الی الصواب -

[1] طے کون کرے کس کو یہ منصب حاصل ہے - اخبار کا کام یہ ہے کہ اہل علم کے معلومات جماعت کے سامنے پیش کردے جیسے تفسیر ابن جریر اور در منثور میں جمع کئے گئے ہیں - مختلف اقوال میں فیصلہ کون کرے اور کون سنے - (اہلحدیث)

[2] کلکتہ والوں سے پوچھنا چاہئے کہ آپ لوگ جس وقت نماز مغرب پڑھتے ہیں بلحاظ پنجاب آپ کو شک ہوتا ہے کہ شاید ابھی آفتاب غروب نہیں ہوا - بس یہی سب کا جواب ہے - (اہلحدیث)

[3] کہہ لگایا کرتا ہے ؟ (اہلحدیث)

تفسیر واضح البیان اردو

(مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اسمیں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے - کتابت، طباعت نہایت عمدہ - کاغذ اعلیٰ قسم سائز ۲۰×۳۰/۸ - ضخامت ۴۸۸ صفحات -

قیمت بے جلد ۱۲؍ - مجلد ۱۴؍ - محصول ڈاک علیحدہ - منگوانے کا پتہ :- مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

فتاویٰ

س ۱۷۷} زکوٰۃ کے روپیہ سے اخبار جاری کرایا جاسکتا ہے؟ نیز صدقہ فطر یا قربانی کی کھال فروخت کرکے اس رقم سے اخبار جاری کرایا جاسکتا ہے۔ یا ایسی رقوم کنواں وغیرہ میں لگاسکتے ہیں کہ نہیں۔
(حکیم محمد برج۔ بھنگاری بازار گورکھپور)

ج ۱۷۷} کسی غریب شائق کے نام اخبار جاری کرادے تو جائز ہے۔ اپنے لئے مال زکوٰۃ سے اخبار جاری نہیں کرا سکتا۔

س ۱۷۸} اثناء نماز میں اگر کوئی کسی جگہ کھجلاوے تو نماز کے اندر کوئی نقص لازم آئیگا یا نہیں؟
(ابوالوفا سندپوری خریدار اہلحدیث)

ج ۱۷۸} نماز میں خارش ہونے پر کھجلانے سے نماز میں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں رفع حرارت کے لئے سجدہ کی جگہ پر نماز پڑھتے پڑھتے کنکریاں ماتھے کے نیچے رکھ لیا کرتے تھے۔

س ۱۷۹} شرکی منتر پڑھنا اور فائدہ پہنچانا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۷۹} شرکیہ منتر سے دم کرنا حرام ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ان الشرک لظلم عظیم۔ حدیث شریف میں آیا ہے لا تشرک باللہ و ان قتلت او حرقت الا من اکرہ الایۃ

س ۱۸۰} پیشگوئی مثل نجوم ورمل کرنا اور اسپر لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنا اور خود اس پر اعتبار نہ رکھنا جائز ہے یا ناجائز؟ (سائل مذکور)

ج ۱۸۰} قطعاً ناجائز ہے۔ لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل۔

س ۱۸۱} خانگی قضیہ کے سبب اگر کسی کو جرمانہ کیا گیا وہ رقم مسجد کی چٹائی وغیرہ میں لگانا جائز ہے یا ناجائز؟ (سائل مذکور)

ج ۱۸۱} پنچائت کی رائے پر موقوف ہے۔ جہاں چاہے لگائے۔ المسلمون علی شروطھم

س ۱۸۲} عام لوگ میت کو دفن کرکے چالیس قدم پر جو دعا کرتے ہیں۔ یہ فعل سنت ہے یا نہیں؟
(ابوالخیر فیض محمد علی گوہر آباد سندھ)

ج ۱۸۲} میت کو دفن کرکے چالیس قدم پر دعا کرنا عہد نبوی سے ثابت نہیں۔ اس لئے بدعت ہے۔

س ۱۸۳} ولد الزنا سے رشتہ کرنا یعنی دختر یا ہمشیرہ کا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۸۳} ولد الزنا اگر بذات خود نیک چلن اور دیندار رہے تو اس سے رشتہ کرنا جائز ہے۔ لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ۔

س ۱۸۴} بے نماز سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۸۴} بے نماز سے نمازی عورت کا نکاح نہ کرنا چاہئے۔ بحکم انکحوا ممن ترضون دینہ۔ الحدیث

س ۱۸۵} عام بوٹ (شوز) کے ساتھ نماز فرض پڑھنی جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۸۵} بوٹ پاک طاہر پہنا ہوا ہو تو اس سے نماز جائز ہے۔

س ۱۸۶} ایک مولانا نے فرمایا۔ سوائے فرضوں کے سنتیں اور نفل پڑھنا ضروری نہیں، حدیث شریف میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فقط فرض پڑھنے کا حکم دیا ہے اور بس۔ لہذا کیا حکم ہے؟

ج ۱۸۶} سنتوں کو حقیر سمجھ کر ترک کرنا بہت برا ہے۔ فرض ادا کرنے سے فریضہ ادا ہو جاتا ہے۔ اور حدیث میں جو سنتوں کی ادائگی سے اجر کا ذکر آیا ہے اس سے محروم رہتا ہے۔

س ۱۸۷} شوہر اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں اور قبر میں دفن کرے حرج تو نہیں؟

ج ۱۸۷} شوہر اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے اور اُسے قبر میں اتارے تو منع نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا لو مت قبلی لغسلتک و کفنتک ثم صلیت علیک و دفنتک۔ یعنی اگر تو مجھ سے پہلے مرگئی تو تجھے میں غسل دونگا میں کفن دونگا میں ہی جنازہ پڑھاؤنگا اور میں ہی دفن کرونگا۔ (ابن ماجہ)
دوسری روایت میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں:۔ ما غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا نساءہ (ابو داؤد) کہ اپنی تمام فوت شدہ بیویوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود ہی غسل دیا۔
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وصیت کے مطابق انکو ان کی بیوی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے غسل دیا تھا (منتقیٰ)

س ۱۸۸} صحیح بخاری قرآن شریف کے بعد اول درجہ پر ہے یا موطا امام مالک رحمہ۔

ج ۱۸۸} صحیح بخاری کے متعلق جمہور علماء کا قول ہے:۔ اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح بخاری ہے بعض موطا کو کہتے ہیں۔

س ۱۸۹} ایک شخص کہتا ہے کہ میں فلاں عورت سے نکاح تب کرونگا کہ ایک بار اس سے زنا کروں۔ عورت بھی راضی ہے۔ کیا شادی کرنے کے لئے ایک بار زنا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج ۱۸۹} زنا ہر حالت میں حرام ہے۔ کسی غرض کے لئے بھی جائز نہیں۔ عورت کو دیکھ لینا جائز ہے۔

س ۱۹۰} قبرستان میں برائے ضرورت مسجد بنانا جائز ہے یا نہیں؟

ج ۱۹۰} قبرستان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اس لئے وہاں مسجد کی کوئی ضرورت نہیں۔ بلکہ قبرستان میں مسجد بنانے والے کو لعنت کی۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجد (الحدیث)

س ۱۹۱} زانیہ کسبیہ کی کمائی سے نل لگایا گیا ہو تو اس سے پانی پینے یا وضو کے لئے لینا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۹۱} اگر پیشہ چھوڑ کر توبہ کرچکی ہے تو بعض علماء کے نزدیک پانی جائز ہے۔ اگر توبہ نہیں کی

متفرقات

حساب دوستاں پڑتال رجسٹر سے معلوم ہوا کہ مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ جولائی میں ختم ہو جائیگی۔ اس لئے ان حضرات کو اطلاع دیکر امید کی جاتی ہے کہ ۲۷۔ جولائی ۳۹ء تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دینگے۔ اگر خریداری سے انکار ہو تو بھی جلد از جلد اطلاع دیں ورنہ ۲۸۔ جولائی کا پرچہ وی پی کیا جائے گا۔

نوٹ اس دفعہ غریب فنڈ، بیرون ہند اور مہلتی خریداروں کے نمبر علیحدہ علیحدہ درج ہیں۔ غریب فنڈ سے جن کے نام اخبار جاری ہے بعد میعاد بند کر دیا جائیگا۔ بیرون ہند کے خریداروں کو بھی چاہیئے کہ قیمت اخبار ۱۵۔ اگست تک ارسال کر دیں۔ **مہلت یافتگان** اپنے وعدہ کی پابندی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ۲۲۔ جولائی تک قیمتیں بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں ورنہ آئندہ اخبار جاری نہیں رہے گا۔

اگر کسی صاحب کے حساب میں غلطی ہو تو بھی جلد از جلد اطلاع دیں۔ تاکہ غلطی کا ازالہ کر دیا جائے۔

۲۸۵۹ - ۳۲۵۷ - ۴۳۴۴ - ۴۵۳۵
۵۱۰۹ - ۵۲۰۹ - ۶۵۴۳ - ۶۵۴۵ -
۶۹۲۲ - ۸۰۰۳ - ۸۵۱۸ - ۸۵۵۴ - ۸۵۷۸ -
۸۶۷۶ - ۹۰۴۸ - ۹۵۱۳ - ۱۰۱۴۸ -
۱۰۳۴۵ - ۱۰۹۷۳ - ۱۱۰۸۲ - ۱۱۲۰۱ -
۱۱۲۳۳ - ۱۱۴۲۷ - ۱۱۴۳۹ - ۱۱۵۷۵ -
۱۱۷۱۲ - ۱۱۸۰۳ - ۱۱۹۰۱ - ۱۱۹۰۴ - ۱۲۱۳۹ -
۱۲۲۰۰ - ۱۲۳۰۳ - ۱۲۲۰۵ - ۱۲۲۰۹ -
۱۲۲۱۴ - ۱۲۲۲۱ - ۱۲۲۴۳ - ۱۲۳۱۹ - ۱۲۳۸۲
۱۲۴۰۴ - ۱۲۴۰۴ - ۱۲۴۰۶ - ۱۲۴۰۸ -
۱۲۴۱۱ - ۱۲۴۱۲ - ۱۲۴۱۹ - ۱۲۴۹۰ -
۱۲۴۹۲ - ۱۲۴۹۹ -

غریب خانہ ۱۰۹۰۲ - ۱۱۷۰۰ - ۱۱۷۹۹ -

۱۲۱۸۳ - ۱۲۲۳۵ - ۱۲۴۰۲ - ۱۲۴۰۵ -

بیرون ہند ۷۰۷۷ - ۷۵۳۶ - ۸۴۰۸ -
۹۴۳۱ - ۹۴۳۸ - ۱۰۹۹۲ - ۱۱۲۰۵ - ۱۱۶۰۳
۱۱۸۵۶ - ۱۱۸۷۴ - ۱۲۱۸۳ - ۱۲۲۰۷ -
۱۲۳۷۰ - ۱۲۴۰۱ - ۱۲۴۶۱ -

مہلتی ۷۱۰ - ۵۴۱۹ - ۶۱۲۷ - ۸۴۶۹ -
۸۷۵۹ - ۹۹۹۱ - ۱۰۱۷۰ - ۱۰۴۰۹ - ۱۰۶۶۷ -
۱۰۹۳۲ - ۱۱۱۷۷ - ۱۱۱۸۶ - ۱۱۵۳۵ - ۱۲۳۲۴
۱۲۳۲۸ - ۱۲۳۴۰ - ۱۲۳۵۵ - ۱۲۳۶۰ -
۱۲۳۸۰ - ۱۲۳۹۹ - ۱۲۴۴۱ - ۱۲۴۴۸ -

دعائے صحت (۱) میرے چچا صاحب بعارضہ تپ مری چند ماہ سے بیمار ہیں۔ راقم عبدالرحمن از مدح پور ضلع جالندھر۔ (۲) مولوی سید اولاد حسین صاحب کانپوری ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار علیل ہیں۔ راقم مولوی عبدالرحمن کانپوری۔ (۳) میرے بھائی زین العابدین کے سینہ میں دو ماہ سے درد رہتا ہے۔ نصیرالدین از جہا جہا۔

ناظرین کرام جملہ حضرات کے لئے دعائے صحت کریں۔ اللھم اشفھم بشفائک وداوھم بدوائک۔

تلاش معاش میرے ایک دوست سند یافتہ، ذی علم، درس تدریس کے سلسلہ میں تجربہ کار عربی فارسی میں کافی دسترس رکھنے والے تلاش معاش میں ہیں کسی مدرسہ اہل حدیث یا مسجد اہل حدیث مدرس یا خطیب و امام کی ضرورت ہو تو ضرورت مند اصحاب میری معرفت خط و کتابت کریں۔ (مولوی سید عبدالرؤف ناظم نذیریہ لائبریری پھاٹک حبش خاں دہلی)

یاد رفتگاں میرے والد بزرگوار سید عباس علی صاحب (جو اہلحدیث کے پرانے خریدار تھے) بعارضہ اختلاج قلب انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ۔ (راقم سید محمد ادریس محلہ مہاراج گنج شہر گورکھپور)

مضامین آمدہ مستری عبدالعزیز حلقہ مولوی محمد داؤد سنگرادہ ۳ عدد۔ مولوی ابوسعید عبدالرحمن از جھنگ۔

غیر مقبولہ جلسہ میلاد۔ اشرف التواریخ۔ مسئلہ ... اما میوں کا اتحاد۔

کارروائی جلسہ موضع ٹلکے کلاں ضلع سیالکوٹ

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میر کی طرف سے جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کے زیر اہتمام گیارہ جون ۳۹ء کو صبح نو بجے سے دو بجے رات تک نہایت بارونق جلسہ ہوا۔ جس میں حافظ عنایت اللہ صاحب گجراتی۔ مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی۔ مولوی محمد دین صاحب اکبر آبادی (منشی فاضل) حافظ علم دین صاحب۔ حافظ حبیب الرحمن صاحب۔ میاں نور حسین صاحب نعت خواں و خاکسار شریک جلسہ تھے۔ حافظ علم دین صاحب نے تلاوت قرآن مجید کے بعد نظم (اسلام حضرت عمر رض) پڑھی۔ حافظ عنایت اللہ صاحب نے مؤثر تقریر فرمائی۔ مولوی احمد دین صاحب نے "فضائل صحابہ" بیان فرمائے۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب نے پہلے جلسہ کی غرض بیان فرمائی۔ پھر آپ نے بارہ بجے سے دو بجے ظہر تک مسئلہ خلافت سیدنا ابوبکر صدیق کی فضیلت خصوصاً غار کا تمام واقعہ اپنے مخصوص انداز میں بیان فرمایا۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رض کی خلافت بلافصل کے متعلق تو آپ نے واقعات کی روشنی میں باکمال تقریر فرمائی۔ مختلف دیہات چکروٹی۔ مراتی وال۔ منڈیکے بیریاں۔ شرگ پور۔ چنی شیخاں۔ مرادپور۔ گوہدپور اور شہر کے افراد اہل حدیث و غیر اہل حدیث بصد شوق شامل تھے۔ ظہر اور عصر کے درمیان حافظ حبیب الرحمن صاحب نے تردید شرک و بدعت کی اور میاں نور حسین صاحب نے دلکش آواز سے شاہنامہ اسلام حفیظ جالندھری کا کچھ حصہ پڑھا۔ عصر کے بعد مولوی محمد دین صاحب نے رسومات بعمل تردید فرمائی۔ بعد ازاں جناب مولانا فاضل سیالکوٹی نے جمعیۃ تبلیغ کی غرض اور نوجوانان ضلع سیالکوٹ کو خالص توحید کی تعلیم پہنچانا۔ اور توحید و سنت کے علم کے اٹھانے کے لئے تمام حاضرین میں ایک نئی روح پھونک دی اور خدا تعالیٰ سے کامیابی کی دعا کی اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ خدا تعالیٰ جمعیت کی نیک کوششوں میں برکت کرے اور ہمیں توحید و سنت کی تبلیغ کی مزید توفیق عنایت فرمائے۔ راقم محمد حافظ

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

تبرا ایجی ٹیشن لکھنؤ

اخبار شیعہ لاہور نے ایک طویل مضمون لکھا ہے جس میں تبرا ایجی ٹیشن کی کامیابی کے لئے ایک مفصل سکیم بتائی ہے مگر ہم اس مضمون میں ایک ہی فقرہ دیکھ کر بھانپ گئے کہ یہ ایجی ٹیشن ناکام رہیگی وہ فقرہ یہ ہے کہ

کیا حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی یاد کو تیرہ سو سال سے قائم رکھنے والے بیسیوں شہداء لکھنؤ کے خون سے متاثر نہ ہونگے۔

(شیعہ لاہور ۴ جون سنہ ۱۹۳۹ء)

اس فقرہ سے ہم نے ناکامی کیوں بھانپ لی ہے؟ اس لئے کہ انہوں نے اس ایجی ٹیشن کو امام حسینؓ کی شہادت سے جا ملایا ہے۔ اس وقت شہادت امام حسین پر گفتگو کرنا یا اس کو زیر بحث لانا بے کار ہے۔ البتہ یہ کہنا بے جا نہیں ہے کہ واقعہ کربلا میں امام حسین اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں حکومت کی حیثیت سے کامیاب نہیں ہوئے۔ اس تشبیہ سے ہم نے یہی سمجھا ہے کہ تبرا ایجی ٹیشن کرنے والے بھی بقول خود چاہے شہادت کا مرتبہ پا جائیں مگر حکومت کے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہونگے۔ اس کے آثار ابھی سے کچھ ایسے ہی نظر آنے لگے ہیں جو بالفاظ اخبار مدینہ درج ذیل ہیں۔

کتنے شیعہ معافی مانگ کر چلے آئے

کیا گرفتار ہونیوالوں کو رشوت دیا جاتا ہے؟

معتبر ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ گذشتہ ۳۱ مئی تک تبرا ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں مختلف جیلوں میں شیعہ اسیروں کی تعداد ۹۰۰ تھی۔ اور اسی تاریخ تک معافی مانگنے والوں کی تعداد ۲۳۴ تھی۔ ۳۰ مئی کے ... [illegible] ... تبرا ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں ... [illegible]

اس کے بعد معافی مانگنے والوں کی تعداد روزانہ ۳۰ رہی اور مجموعی طور سے معافی مانگنے والوں کی اوسط تعداد ۲۷ ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ تبرا ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں پنجاب اور سرحد سے جو لوگ گرفتار ہوئے تھے ان کی ایک بہت بڑی تعداد نے جیل میں معافی مانگ کر رہائی حاصل کر لی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ دو گروہ پنجابیوں کے جو اس ایجی ٹیشن کے سلسلے میں لائے گئے تھے وہ یہاں سے واپس چلے گئے۔ ان لوگوں نے کہا ہے کہ ان کو وہاں یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ ان کو تبرا ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں لایا گیا ہے بلکہ اُن سے وہاں کہا گیا تھا کہ لکھنؤ میں حسین کا نام لینے کی ممانعت ہے۔ لیکن لکھنؤ آکر انہیں معلوم ہوا کہ صحابہ کرام پر تبرا کیا جاتا ہے تو انہوں نے اس میں شریک ہونے سے انکار کر دیا اور واپس چلے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اب تک کافی تعداد میں سنی پنجابیوں اور سرحدیوں کو جیل روانہ کیا گیا ہے۔ لیکن انہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں معلوم کہ اُن کے پرنے اُن کو جیل جانے کی اجازت دی تھی اور ان کو یہاں پہنچایا گیا تھا بعض نے یہ بھی بتایا ہے کہ انہیں اس سلسلہ میں جیل جانے کی اجرت دیجاتی ہے۔

(مدینہ بجنور ۱۰ جون ۱۹۳۹ء)

برطانیہ اور جاپان

آجکل یہ گرما گرم خبر آرہی ہے کہ جاپان برطانیہ کو تنگ کر رہا ہے۔ نہ صرف تنگ بلکہ جنگ پر اکسا رہا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔

ناظرین آگاہ ہونگے کہ برطانیہ اپنی ضروریات کے لحاظ سے دور دراز ممالک میں دامن پھیلائے ہوئے ہے۔ کوئی اچھا بندرگاہ کسی ملک کا ہو یا کسی سلطنت کے ماتحت ہو برطانیہ ... [illegible] ... اپنا قبضہ جمائے ہوئے ... [illegible]

برطانیہ کے قبضہ میں ہے۔ اسی طرح چین میں ہنکاپور اور ہانگ کانگ وغیرہ پر برطانیہ کا قبضہ ہے۔ یہ سب کچھ کسی اہم ضرورت کے لئے ہے۔ ہوشیار قوم ایسا ہی کیا کرتی ہے۔ تین تسین چین میں برطانیہ کی ایک بستی ہے۔

جاپان چین کے بہت سے حصے پر قابض ہو گیا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے آج کل برطانوی علاقہ تین سین کی ناکہ بندی کر رکھی ہے اور وہاں برطانوی باشندوں کیلئے کھانے پینے کی کوئی چیز شہر کے اندر جانے نہیں دیتا۔ جاپان اس کی وجہ یہ بیان کرتا ہے کہ برطانیہ چین کی امداد کرتا ہے۔ اس کے جواب میں مسٹر برطانیہ کے وزیر خارجہ نے جاپان کو خوب جواب دیا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ

"ہم اینٹ کا جواب پتھر سے دے سکتے ہیں۔ لیکن امن بحال رکھنے کی خاطر ہم کوئی سخت کارروائی کرنا نہیں چاہتے۔"

ہمارے خیال میں یہ جواب بالکل شریفانہ انداز کا ہے مگر اس کے ساتھ ہی ہماری رائے ہے کہ کامل شرافت اور امن پسندی کا ثبوت اس طرح ہوگا کہ جس طرح برطانیہ نے چیکوسلواکیہ کو جرمنی کے حوالے کر کے امن پسندی کا ثبوت دیا تھا اسی طرح تین سین کو بھی جاپان کے حوالے کر کے مکمل امن خواہی کا ثبوت دے۔ اس پر بھی اگر جاپان بگڑ بیٹھا تو ساری دنیا اسکو ملامت کا نشانہ بنا لیگی۔ برطانیہ کو ایسا کرنے کے لئے مشرقی فلاسفروں کا مشورہ یہ ہے ع

دشمن تنگ بیقد دو خستہ بہ

کیا سکھ پابند مذہب ہیں یا مسلمان؟

آجکل اخباروں میں ایک خبر گشت لگا رہی ہے جسے پڑھ کر ہمیں سخت ندامت ہوئی ہے وہ خبر یہ ہے کہ انبالہ کے سکھوں نے ایک جلسہ کر کے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ :-

"ان تمام سکھوں کو سرکاری ملازمت سے علیحدہ کر دیا جائے جو ... [illegible]

(۶۸۸) ... [illegible] ... پرنٹر و پبلشر ... [illegible]

سکھ تھے مگر اب انہوں نے سر کے بال
کٹوانے شروع کر دیئے ہیں یعنی جو سکھ
اصولوں کے پابند نہیں رہے۔
(آریہ گزٹ ۱۱- جون ۳۶ء)

اس خبر کو دیکھ کر ہمیں کچھ ندامت ہوئی ہے اس لئے کہ سکھوں میں سر کے بالوں کا رکھنا صرف ایک قومی نشان ہے۔ اسی لئے انہوں نے بال منڈانے والوں کو سکھ قوم کے حقوق ملازمت سے محروم کرانے کی درخواست کی ہے۔ مگر ان کے نزدیک بالوں کو صحیح سالم رکھنا مذہبی حکم نہیں ہے۔ کیونکہ سکھوں کے بانی مذہب خود گرو نانک جی بھی کیس نہ رکھتے تھے لیکن مسلمانوں کے لئے ڈاڑھی کا رکھنا نشان قومی کے علاوہ مذہبی حکم بھی ہے۔ اس کے باوجود مسلمانوں نے ڈاڑھیوں سے جو برتاؤ کیا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اندریں حالات ہم کیوں نہ کہیں کہ سکھ بلحاظ مذہب مسلمانوں سے زیادہ پابند ہیں۔ گو ہم یہ وجدانی پیشگوئی بھی کئے دیتے ہیں کہ

یورپ کا اثر عنقریب سکھوں پر بھی ہونیوالا ہے۔ اگر سکھ قوم نے بڑی مضبوطی سے اس فعل پر گرفت نہ کی تو بہت جلد سکھ اور غیر سکھ ایک شکل میں نظر آئیں گے۔

تبلیغی دورہ

موضع پتہ متصل ملوٹ منڈی میں شیعہ گروہ نے بہت شور و غل مچا رکھا تھا۔ اتفاقاً ۲۹ جون کو حضرت مولوی محمد صدیق صاحب کیلوی بہمراہ مولوی غلام محمد صاحب برچھوی تبلیغی دورہ کرتے ہوئے یہاں پر تشریف فرما ہوئے اور ۲۹ تک ہر دو ذی حضرات نے اپنی اپنی مؤثر تقریروں سے باشندگان پتہ کو نہایت اعلیٰ پیرایہ پر فضائل صحابہؓ سے مطلع کیا اور شیعہ کے اعتراضات کے مکمل جوابات دندان شکن دیئے۔ الحمد للہ ان کی تقریروں کا بہت عمدہ اثر علاقہ پر پڑا۔

دعاگو (چودھری) رمضان خان جمعدار۔
مقام پتہ۔ ضلع فیروزپور

مسلمانان امرتسر کا جلسہ

علمائے امرتسر کے اہتمام میں ایک جلسہ ۲۳ جون کو بعد نماز جمعہ مسجد شیخ خیر الدین مرحوم میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں:-

(۱) مدح صحابہ پر کسی قسم کی پابندی کرنا مداخلت فی الدین ہے۔
(۲) شیعوں کو تبرا صحابہ کی اجازت دینا ناقابل برداشت ہے۔ اس لئے یوپی گورنمنٹ ان دونوں باتوں پر دلی توجہ کرے۔
(۳) عنایت اللہ مشرقی نے اپنے اخبار "الاصلاح" میں لکھنؤ کے فریقین شیعہ سنی کو قتل کی دھمکیاں دی ہیں۔ گورنمنٹ پنجاب اس پر توجہ کرے۔
(۴) احرار کانفرنس قادیان میں گورنمنٹ نے بند کر دی ہے اس پر بندش کو اٹھا دے۔ ورنہ مرزائیوں کو بھی سوائے قادیان کے جلسہ کرنے کی اجازت نہ دے۔

آبیانہ میں پچاس فیصدی کی تخفیف

بعض رقبوں میں جو نہر جمن غربی سے سیراب ہوتے ہیں فصل نخود کے متعلق روپیہ میں آٹھ آنہ تک آبیانہ کی عام معافی کی منظوری دی گئی ہے۔

وہ رقبے جن پر یہ حکم عائد ہوتا ہے صوبہ دہلی اور دہلی کینال ڈویژن میں اضلاع رہتک و کرنال کے بعض حصوں پر مشتمل ہیں۔ اس حکم کے ماتحت کل ۵۸۹۵۶ روپیہ کی معافیاں دی گئی ہیں۔ یہ ان معافیوں کے علاوہ ہیں جو معمولی قواعد کے ماتحت خرابہ کے ماتحت باقاعدہ طور پر مانگی جا سکتی ہیں۔ عام معافی ان رقبوں میں فصلوں کی حالت کے متعلق مفصل اور احتیاط کے ساتھ تحقیقات کرنے کے بعد دی گئی ہے جو نہر جمن غربی سے آبپاش ہوتے ہیں۔ ان رقبوں میں ضلع حصار کے بعض حصے شامل ہیں جہاں تمام ضلع میں بحیثیت مجموعی قحط زدگی کے پیش نظر فصلوں کا مفصل جائزہ خاص طور پر ضروری خیال کیا گیا تھا۔ گذشتہ مارچ کے نصف حصہ میں محکمہ نہر کے گزیٹڈ افسروں نے تحقیقات کی جس سے یہ ظاہر ہوا کہ ملحقہ اضلاع کے مقابلہ میں ضلع حصار میں تمام فصلوں کی حالت بہتر تھی ضلع حصار میں [illegible] کے جواز کی کوئی صورت نہیں تھی۔ خرابہ وغیرہ کے متعلق علیحدہ قواعد صورت حالات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کافی تھے۔

لیکن ان تحقیقات سے یہ ظاہر ہوا کہ صوبہ دہلی اور دہلی کینال ڈویژن میں اضلاع رہتک و کرنال کے رقبوں میں فصل نخود کی پیداوار بہت کم ہوئی۔ چنانچہ افسران محکمہ نہر نے اس بارہ میں سول حکام سے بات چیت کی اور فصل نخود (جس میں بیرشف اور نخود کی آمیزش شامل ہے) پر روپیہ میں آٹھ آنہ کی عام معافی منظور کی گئی۔ آبیانہ کے متعلق کل معافی ۵۸۹۵۶ روپیہ تھی جس میں معمولی قواعد کے ماتحت خرابہ کی رقم شامل نہیں۔

ان رقبوں کی امداد کے لئے جہاں ژالہ باری کی وجہ سے نقصان پہنچا۔ حکومت نے جو عام احکام صادر کئے ہیں۔ ان کے ماتحت اضلاع حصار و کرنال کے چھوٹے چھوٹے نقصان زدہ رقبوں کے متعلق کارروائی کی گئی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض حلقوں کی طرف سے جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ

"حکومت ان نہری مواضع میں بھی جہاں فصل تقریباً بالکل ناکام رہی ہے پورا آبیانہ لینے کی کوشش کرتی ہے"

وہ بے بنیاد اور گمراہ کن ہے۔ اخبارات میں جو بیانات شائع ہوئے ہیں ان کے بموجب حصار میں حال ہی میں جو ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس منعقد ہوئی اس میں حکومت کے خلاف یہ اعتراض اٹھایا گیا۔ لیکن اصل واقعات سے واضح ہوتا ہے کہ مقامی افسروں نے صورت حالات کا نہایت احتیاط کے ساتھ مطالعہ کیا اور جہاں کہیں فصلوں کی حالت کے لحاظ سے ضروری تھا امداد دی گئی۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب۔ لاہور ۱۹ جون)

اعلان: کتب خانہ ثنائیہ امرتسر
فہرست کتب ہر شخص بلا محصول مفت منگا سکتا ہے
خط و کتابت کا پتہ: مہتمم کتب خانہ ثنائیہ امرتسر

ہی صرف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آسانی کے ساتھ وقتاً فوقتاً اقساط ادا کرنے سے ایک ایسی رقم کے حصول کا یقین ہو جاتا ہے جسے
بیمہ کرانے والا اپنے بڑھاپے کے ایام میں اپنے یا اپنے متعلقین کے اقتصادی خود مختاری حاصل کرنے کے واسطے کافی سمجھتا ہو۔

بیمہ زندگی

بیمہ زندگی کی سب سے مشہور اور مضبوط ہندوستانی کمپنی

اورنٹیل

کے ساتھ ہر سال ہزاروں دور اندیش اشخاص اپنی زندگی کا بیمہ کرا کر بڑھاپے میں اپنی یا اپنے بعد اپنے متعلقین کی اقتصادی خوشحالی کا سنگ بنیاد رکھتے ہیں

دیر نہ کریں

بلکہ آج ہی اورنٹیل کی پالیسی خریدیں

مزید معلومات کے لئے

اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف ایشورنس کمپنی لمیٹڈ

ہیڈ آفس بمبئی قائم شدہ ۱۸۷۴ء

یا

سردار دولت سنگھ بی۔ اے۔ برانچ سیکرٹری اورنٹیل لائف آفس ہال بازار امرتسر کو لکھئے

(۶۸۶)

بہار شباب

جو مسیح الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کے والد ماجد کی تصنیف کا ترجمہ ہے جس میں ان کی مجربات اور ایسے طبی اصول بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل پیرا ہونے سے صحت ہمیشہ درست اولاد خوبصورت اور مضبوط پیدا ہوتی ہے۔ مقوی ادویات کے وہ نسخے جو حکیم صاحب ممدوح کے خاندان میں سینہ بسینہ چلے آتے تھے نہایت فیاضی سے درج کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۱۲؍۔ رعایتی قیمت ۸؍
پتہ۔ منیجر نور فارمیسی۔ بازار نوکریاں۔ امرتسر

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کیجئے ... [illegible]
قیمت [illegible]
پتہ۔ منیجر اکسیر [illegible] لاہور [illegible]

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے

فی جلد ۶

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہو چکی ہے

ترجمہ مولانا محمد عبد الجبار صاحب غزنوی
حافظ محمد ابراہیم خان غزنوی

پتہ۔ دکان کتب خانہ ادارۃ الاسلام امرتسر

مفت

قوت رجولیت کی لاجواب گولیاں اور کتاب "عورت" محصول ڈاک کے لئے ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ بھیجکر مفت طلب فرمائیے۔
پتہ۔ منیجر دار الکتب اینڈ دواخانہ ہمدرد وطن۔ فتح آباد۔ ضلع حصار پنجاب

آل انڈیا نمائشوں میں انعام حاصل کرنے والی

فلیریا امساک رجسٹرڈ

رجسٹری و امتحان شدہ گورنمنٹ انڈیا۔ ایک گولی سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان قضائے حاجت ...... کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ وقت ضرورت پانچ منٹ پیشتر کھائیں۔ ناقابل برداشت طاقت۔ بے حد ممسک ہے۔ جریان احتلام۔ سرعت کی دشمن۔ ۳۲ گولیاں۔ [illegible]
پتہ۔ فلیریا کیمیکل ورکس [illegible] پنجاب

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی — NATIONAL ... DELHI

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث،
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی
ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ
سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار
دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ...... کے بعد استعمال
کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا
اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی
کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے
بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت
فی چھٹانک ۲ آدھ پاؤ ۳ پاؤ بھر ۶ مع محصولڈاک
ممالک غیر سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برہما سے ایک پاؤ
کی قیمت مع محصولڈاک ۸ پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک
پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ شہادتیں

جناب عبدالرزاق و سکینہ صاحبان ٹانڈہ دھونزہ۔
ہم نے کئی بار مومیائی مختلف پتہ سے منگائی ہے مفید ثابت
ہوئی براہ مہربانی آدھ پاؤ مومیائی عبدالعزیز عبدالرحیم
صاحبان کے نام جلد ارسال فرمائیں۔ (۱۰ مئی ۱۹۳۹ء)
جناب مولوی ابوالوفا ثناءاللہ صاحب سندھ پوری
قبل ازیں مومیائی کئی ایک مرتبہ منگا چکا ہوں۔ بفضل ایزدی
تجربہ سے باہر فائدہ ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ مومیائی
ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ بہت خوش نصیب اور جوان بخت
وہ ہے جس نے استعمال کی۔ ایک چھٹانک نوازی میاں
کے نام سے ارسال فرمائیں۔ (۲۰ مئی ۱۹۳۹ء)
منگوانے کا پتہ۔ حکیم محمد سردار خان
بہ پیاہ فردوسی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تفاسیر اربعہ ثنائیہ

از مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب امرتسری

تفسیر ثنائی اُردو۔ قرآن شریف کی بہت سے حضرات نے تفسیریں لکھیں۔ مگر تفسیر ثنائی اُردو ان سب پر سبقت لے گئی ہے۔ جسے زمانہ حاضرہ میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس تفسیر میں خاص خوبی (جو اس سے پہلے کسی تفسیر اُردو یا عربی میں نہیں دیکھی گئی) یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں آیات قرآنی ہیں جن کے نیچے اُردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی و شان نزول درج ہے۔ مخالفین اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام کے خیالات کی اصلاح بھی موقع بموقع کی گئی ہے۔ مکمل تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے۔ قیمت رعائتی فی جلد ڈیڑھ روپیہ ۱۲ مکمل سٹ خریدنے والوں سے صرف ۱۲ روپیہ قیمت لی جائیگی۔

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (بزبان عربی) تفسیر ہذا عربی زبان میں مفسرین کے مسلمہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا پر لکھی گئی ہے۔ جسے ظاہری و باطنی خوبیوں کے باعث اہل علم حضرات نے بہت پسند فرمایا ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی مقبول ہو چکی ہے۔ بعض مدارس میں بطور نصاب (جلالین کی طرح) پڑھائی جارہی ہے۔ ہر آیت کی تفسیر میں قرآن مجید کی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ مصری سائز اور رنگ کے کاغذ پر اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے۔ سارے قرآن مجید کی تفسیر ہے۔ قیمت رعائتی تین روپیہ

بیان الفرقان علیٰ علم البیان (بزبان عربی) قرآن مجید کی یہ سب سے پہلی تفسیر ہے جو علم معانی و بیان کی روشنی میں عربی میں لکھی گئی ہے۔ شروع میں علم معانی و بیان کی اصطلاحات درج کر کے اُن پر نمبر ڈالے گئے ہیں۔ دوران تفسیر میں جہاں کسی اصطلاح کا ذکر آیا ہے۔ اس پر اس اصطلاح کا نمبر دیدیا گیا ہے۔ سردست صرف سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر چھپی ہے۔ جلد منگوا لیں ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت ۱۰/

تفسیر بالرائے (بزبان اُردو) اس کتاب کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی۔ کیونکہ اُردو میں کئی ایک تفسیریں شائع ہوئی ہیں۔ جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں۔ مثلاً بیان للناس امرتسری۔ بیان القرآن لاہوری۔ چکڑالوی، مرزائی، شیعہ، ترجمہ قرآن بریلوی وغیرہ۔ ان سب تفسیروں اور تراجم کی اہم اغلاط ظاہر کر کے اصلاح کی گئی ہے۔ قابل دید و شنید ہے۔ مولانا صاحب کی یہ بالکل نئی تصنیف ہے۔ قیمت ۱۲/ محصول ڈاک ۴/

منگوانے کا پتہ :- **منیجر اہلحدیث امرتسر** (پنجاب)

جدید انگلش ٹیچر اس میں انگریزی زبان کے بے شمار مفرد الفاظ، محاورات، قواعد گرامر اور انگریزی سے اُردو میں ترجمہ کرنے اور اُردو سے انگریزی ترجمہ کرنے کے لئے بہت شستہ عبارت دی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ کرنے سے انسان تھوڑی سی مدت میں انگریزی زبان میں گفتگو کر سکتا ہے۔ اور خط و کتابت بھی کر سکتا ہے۔ آج کل انگریزی زبان کی بہت ضرورت ہے اس لئے ضرور منگوائیں قیمت ۸/ پتہ :- **منیجر اہلحدیث امرتسر پنجاب**